www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کا حکم مانو
تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

رحمتِ الٰہی سے محروم لوگ

مؤلف
عظیم حاصلپوری حفظہ اللہ

دار القدس
042-37221565
0300-7452885

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

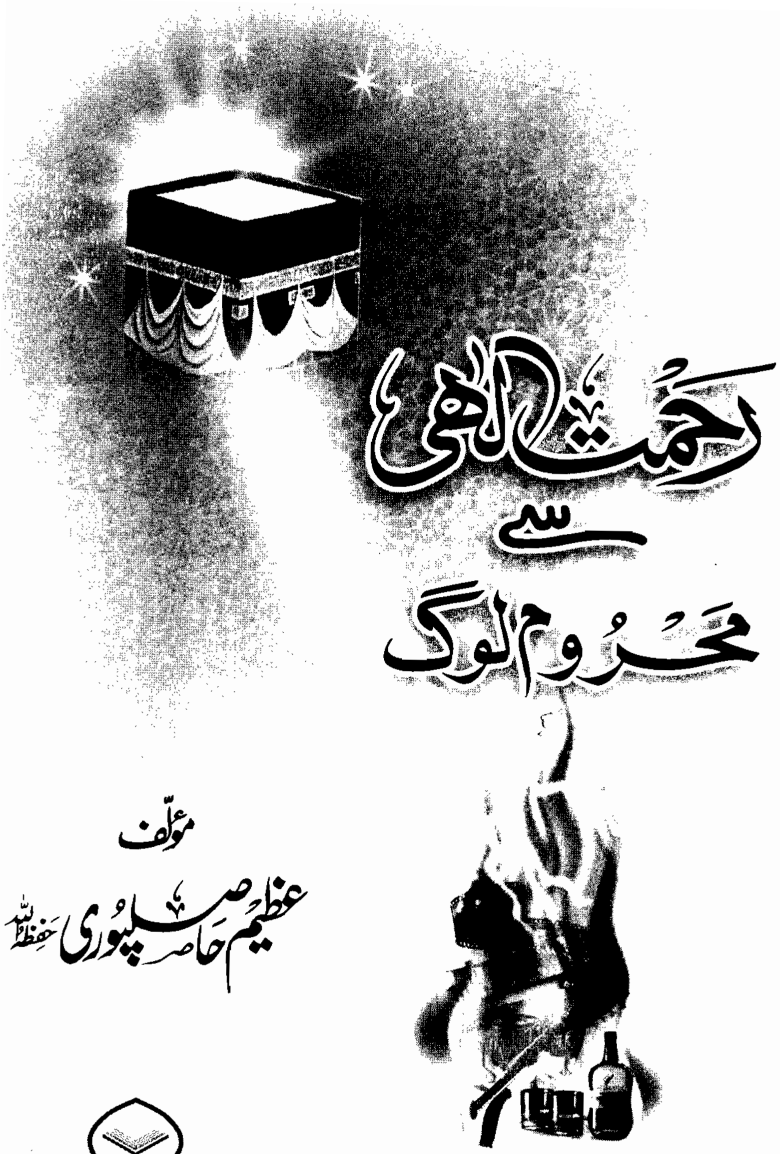

رحمت الٰہی سے محروم لوگ

مؤلف
عظیم حاصل پوری حفظہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

دار القدس
DAR-UL-QUDAS

ڈسٹری بیوٹرز

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-7321865

مکتبہ نعمانیہ
اردو بازار گوجرانوالہ
055-4235072

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

کتاب وسنت کی نشر واشاعت میں جہد مسلسل

COPY RIGHT

All rights reserved

Exclusive rights by Dar-Ul-Qudas Lahore Pakistan. No part of this publication may be translated, reproduced, distributed in any form or by any means or sorted in a data base retieval system, without the prior written permission the publisher.

نام کتاب

رحمتِ الٰہی سے محروم لوگ

مؤلف: محمد عظیم حاصل پوری حفظہ اللہ

تاریخ اشاعت: مئی ۲۰۰۸ء

ناشر: دار القدس اُردو بازار لاہور
042-37221565, 0300-7452885

ملنے کے پتے

مکتبہ نعمانیہ اُردو بازار گوجرانوالہ
055-4235072

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37321865

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

رحمت الٰہی

❀ لفظ رحمت کے معانی........................ 5

❀ اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے........................ 8

❀ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے........................ 8

❀ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ماں سے زیادہ مہربان........................ 8

❀ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سو درجے بنائے ہیں........................ 9

❀ سوقتل کرنے والے پر رب کی رحمت........................ 9

❀ رحمت الٰہی سے نا اُمید مت ہو....!........................ 10

رحمت الٰہی کے اسباب

1 اطاعت........................ 11

2 صبر........................ 12

3 نرمی و شفقت کرنا........................ 13

4 استغفار........................ 15

5 تقویٰ........................ 16

6 احسان........................ 17

7 انفاق........................ 17

8 اصلاح ذات البین........................ 18

9 خاموشی سے قرآن سننا........................ 18

10 نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا........................ 18

11 عصر سے قبل چار سنتیں پڑھنا........................ 18

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲ لین دین میں فیاضی سے کام لینا 19
۱۳ رات کا قیام 19
۱۴ خوفِ الٰہی سے رونا 20
۱۵ دینی علم حاصل کرنا 20

رحمت الٰہی سے محروم لوگ

❀ شوہر کی ناشکری کرنے والی خاتون 21
❀ نماز میں رکوع وسجود درست نہ کرنے والا 27
❀ خرید وفروخت میں کثرت سے قسمیں کھانے والا 30
❀ نیکی کر کے جتلانے والا 32
❀ بدکاری کرنے والا 35
❀ صحبت میں بیوی کی دُبر استعمال کرنے والا 47
❀ لواطت کرنے والا 49
❀ جھوٹی قسمیں کھا کر سامان بیچنے والا 51
❀ ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا 55
❀ مرد وزن باہم ایک دوسرے کی مشابہت کرنے والے 60
❀ جھوٹ بولنے والے حکمران 62
❀ دیوث 64
❀ جھوٹی قسمیں کھانے والا 65
❀ تکبر کرنے والا فقیر 67
❀ دنیوی مقاصد کی خاطر امام کی بیعت کرنے والا 69
❀ والدین کی نافرمانی کرنے والا 71
❀ زائد پانی روکنے والا 76
❀ اس سلسلہ میں چند ضعیف روایات 77

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمتِ الٰہی

رحمت صفت الٰہی ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾ (سورة الفاتحة: ٢،١/١)

''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے۔ وہ بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے''۔

علامہ جرجانی رحمۃ اللہ علیہ رحمت کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((هِيَ إِرَادَةُ إِيْصَالِ الْخَيْرِ)). [1]

''دوسروں کو خیر (بھلائی) پہنچانے کا نام رحمت ہے''۔

عمومی رحمت الٰہی سے دنیا میں ہر مومن و کافر، فرماں بردار و نافرمان مستفید ہو رہے ہیں جبکہ رحمت خاص سے روزِ قیامت صرف مومن ہی مستفید ہوں گے۔ جیسا کہ حسن رضی اللہ عنہ اور قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

﴿ وَ رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ﴾ (سورة الاعراف: ١٥٦/٧)

''اور میری رحمت ہر چیز سے وسیع ہے''۔

کہ اللہ کی وسیع رحمت دنیا میں ہر نیکوکار اور نافرمان کو پہنچتی ہے جبکہ روزِ قیامت یہ صرف متقین کے ساتھ خاص ہے۔ [2]

لفظ رحمت کے معانی:

لفظ رحمت قرآن مجید میں کئی ایک معانی کے لیے استعمال ہوا ہے۔ چند ایک یہ ہیں:

1 بمعنی رزق

﴿ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ

---

1. التعریفات ص ١١٠.
2. تفسیر الطبری (٨١/٦).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَكَانَ الْإِنْسَانُ قَتُورًا ﴾ (سورة الاسراء: ١٧/١٠٠)

''کہہ دیجئے! اگر تم میرے رب کی رحمت (رزق) کے خزانوں کے مالک ہوتے تو اس وقت تم خرچ ہو جانے کے ڈر سے ضرور روک لیتے اور انسان ہمیشہ سے دِل کا بہت تنگ ہے''۔

﴿ وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَئُوسٌ كَفُورٌ ﴾ (سورة هود: ١١/٩)

''اور بلاشبہ اگر ہم انسان کو اپنی طرف سے کوئی رحمت (رزق کی فراوانی) چکھائیں پھر اسے اس سے چھین لیں تو یقیناً وہ تو نہایت ناامید، بے حد ناشکرا ہوتا ہے''۔

✿ بمعنی بارش کے قطرات

﴿ وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ﴾ (سورة الشورىٰ: ٤٢/٢٨)

''اور وہی ہے جو بارش برساتا ہے، اس کے بعد کہ وہ نا اُمید ہو چکے ہوتے ہیں اور اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے اور وہی مدد کرنے والا ہے، تمام تعریفوں کے لائق ہے''۔

✿ بمعنی ابتلاء و امتحان سے عافیت

﴿ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ قُلْ أَفَرَءَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهِ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴾ (سورة الزمر: ٣٩/٣٨)

''اور بلاشبہ اگر تو ان سے پوچھے کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو لازماً کہیں گے کہ اللہ نے، کہہ تو کیا تم نے غور کیا کہ اللہ کے سوا جن ہستیوں کو تم پکارتے ہو اگر اللہ مجھے کوئی نقصان پہنچانے کا ارادہ کرے تو کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اس کے نقصان کو ہٹانے والے ہیں؟ یا وہ مجھ پر کوئی مہربانی کرنا چاہے تو کیا وہ اس کی رحمت کو روکنے والے ہیں؟ کہہ دے مجھے اللہ ہی کافی ہے، اسی پر بھروسہ کرنے والے بھروسہ کرتے ہیں''۔

بمعنی عذاب الٰہی سے نجات

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰي مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴾ (سورة النور: ٢١/٢٤)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! شیطان کے قدموں کے پیچھے مت چلو اور جو شیطان کے قدموں کے پیچھے چلے تو وہ تو بے حیائی اور برائی کا حکم دیتا ہے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی بھی کبھی پاک نہ ہوتا اور لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک کرتا ہے اور اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے''۔

بمعنی اهل ایمان کے درمیان محبت و الفت

﴿ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ﴾ (سورة الحديد: ٢٧/٥٧)

''اور جن لوگوں نے اس کی پیروی کی ان کے دلوں میں نرمی اور مہربانی رکھ دی''۔

بمعنی جنت

﴿ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ (سورة الاعراف: ٥٦/٧)

''بے شک اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہے''۔

اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ﴾ (سورة الانعام: ١٤٧/٦)

''پس اگر وہ آپ کو جھٹلائیں تو کہیے کہ تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ﴾ (سورة الاعراف: ١٥٦)

''اور میری رحمت ہر چیز سے وسیع ہے''۔

﴿ رَبَّنَآ وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا ﴾ (سورة المومن: ٧/٤٠)

''اے ہمارے رب! تو نے ہر چیز کو رحمت اور علم سے گھیر رکھا ہے''۔

میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِيْ كِتَابِهٖ وَهُوَ يَكْتُبُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَهُوَ وَضْعٌ عِنْدَهٗ عَلَى الْعَرْشِ "إِنَّ رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ غَضَبِيْ")). ❶

''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اپنی کتاب میں اسے لکھا، اس نے اپنی ذات کے متعلق بھی لکھا اور یہ اب بھی عرش پر لکھا ہوا موجود ہے کہ ((میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے))''۔

اللہ اپنے بندوں پر ماں سے زیادہ مہربان:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے، قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کا پستان دودھ سے بھرا ہوا تھا اور وہ دوڑ رہی تھی، اتنے میں ایک بچہ اس کو قیدیوں میں ملا اس نے جھٹ اپنے پیٹ سے لگا لیا اور اس کو دودھ پلانے لگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَتَرَوْنَ هٰذِهٖ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ)).

''کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں ڈال سکتی ہے''۔

ہم نے عرض کیا کہ نہیں، جب تک اس کو قدرت ہوگی، یہ اپنے بچے کو آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ صحيح بخاري، كتاب التوحيد والرد على الجهمية، باب قول تعالىٰ ﴿ و يحذركم الله نفسه ﴾ (٧٤٠٤).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَللّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا)). ❶

''کہ اللہ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے جتنا یہ عورت اپنے بچے پر مہربان ہوسکتی ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سو درجے بنائے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعَةً وَّ تِسْعِيْنَ جُزْءًا وَ أَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَّاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَّلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيْبَهٗ)). ❷

''اللہ نے رحمت کے سو حصے بنائے اور اپنے پاس ان میں سے ننانوے حصے رکھے صرف ایک حصہ زمین پر اُتارا اور اسی کی وجہ سے تم دیکھتے ہو کہ مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ گھوڑی بھی اپنے بچہ کو اپنے سم (کھر) نہیں لگنے دیتی بلکہ سموں کو اٹھا لیتی ہے کہ کہیں اس سے اس بچہ کو تکلیف نہ پہنچے''۔

سو قتل کرنے والے پر رب کی رحمت:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جس نے ننانوے خون ناحق کیے تھے، پھر وہ (نادم ہو کر) مسئلہ پوچھنے لگا۔ وہ ایک درویش کے پاس آیا اور اس سے پوچھا، کیا اس گناہ سے توبہ قبول ہونے کی کوئی صورت ہے؟ درویش نے جواب دیا کہ نہیں۔ یہ سن کر اس نے اس درویش کو بھی قتل کر دیا اور سو خون

---

❶ صحيح بخاري. كتاب الادب. باب رحمة الولد و تقبيله و معانقته (٥٩٩٩) و مسلم (٦٩٧٨).

❷ صحيح بخاري. كتاب الادب. باب جعل الله الرحمة مائة جزء (٦٠٠٠). (٦٤٦٩).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پورے کر دیئے۔ پھر وہ دوسروں سے پوچھنے لگا۔ آخر اس کو ایک درویش نے بتایا کہ فلاں بستی میں چلا جا (وہ آدھے راستے بھی نہیں پہنچا تھا کہ) اس کی موت واقع ہو گئی۔ مرتے مرتے اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف جھکا دیا۔ آخر رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں باہم جھگڑا ہوا کہ کون اسے لے کر جائے گا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ شخص سچی توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع کرنے والا ہو کر نکلا تھا (اس لئے ہم اسے لے کر جنت میں جائیں گے)۔ اور عذاب کے فرشتوں نے کہا، اس نے تو زندگی میں کبھی کوئی نیکی نہیں کی (اس لیے یہ گنہگار ہے، اسے ہم لے کر جائیں گے)۔ جھگڑا طول پکڑ گیا تو اللہ نے ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں بھیجا جو اس معاملہ کا فیصلہ کرے۔ اس نے کہا، اگر یہ آدمی بدکاروں کی بستی کے قریب ہے تو اسے عذاب والے فرشتے لے جائیں اور اگر یہ نیکوں کی بستی کے قریب ہے تو اس کو رحمت کے فرشتے لے جائیں۔ ادھر اللہ نے اس نصرہ نامی بستی جو نیک لوگوں کی تھی حکم دیا کہ اس کی نعش کے قریب ہو جائے اور دوسری بستی کو حکم دیا کہ نعش سے دور ہو جائے (یہ ہے رحمت الٰہی کی وسعت)۔ پھر دونوں طرف کی زمین کے فاصلہ کو ناپا گیا تو اس بستی کو جو نیکوں کی بستی تھی ایک بالشت نعش کے قریب پایا اس لئے وہ بخش دیا گیا اور اہل رحمت اسے جنت میں لے گئے''۔ ❶

رحمت الٰہی سے نااُمید مت ہو!

حضرت ثوبان (مولی رسول ﷺ) کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''میرے لیے یہ آیت دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب سے زیادہ محبوب ہے:

---

❶ صحیح بخاری. کتاب الانبیاء. باب بینھا امرأة ترضع ابنھا اذ مربھا راکب وھی ترضعہ: ۳۴۷۰. و مسلم: ۲۷۶۶، و ابن ماجہ (۲۶۲۲) و ابن حبان (۶۱۱) و احمد (۱۱۱۵٤).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴾ (سورة الزمر: ٥٣/٣٩)

''کہہ دیجیے! اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی! اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو جاؤ، بے شک اللہ سب کے سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی تو بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے''۔ 1

رحمت الٰہی کے اسباب

اس مقام پر ہم چند وہ اسباب ذکر کرتے ہیں جن کی بدولت آدمی رحمت الٰہی کا مستحق بن جاتا ہے۔

1 اطاعت

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴾ (سورة التوبة: ٧١/٩)

''اور مومن مرد اور مومن عورتیں ان کے بعض، بعض کے دوست ہیں، وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کا حکم مانتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ ضرور رحم کرے گا۔ بے شک اللہ سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے''۔

﴿ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴾ (سورة آل عمران: ١٣٢/٣)

''اور اللہ اور رسول کا حکم مانو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے''۔

---

1 مسند احمد (٢٧٥/٥) و مجمع الزوائد (٢١٤/١٠) إسناده حسن.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبٰى». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! وَ مَنْ يَّأْبٰى؟ قَالَ: «مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ مَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ أَبٰى». ❶

’’میری اُمت ساری کی ساری جنت میں داخل ہو جائے گی اِلا کہ جس نے خود ہی (جنت میں جانے سے) انکار کر دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! (جنت میں جانے سے) بھلا کون انکار کرتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی، وہ جنت میں داخل ہو گیا، اور جس نے میری نافرمانی کی گویا اس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا‘‘۔

۲ صبر

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْآ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ○ ﴾

(سورة البقرة: ۲/۱۵۶،۱۵۷)

’’وہ لوگ کہ جب انھیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں، بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے ربّ کی طرف سے کئی مہربانیاں اور بڑی رحمت ہے اور یہی لوگ سیدھا راستہ پانے والے ہیں‘‘۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا، میں تمھیں ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں، ضرور۔ انھوں نے کہا یہ سیاہ رنگ کی عورت جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے کہا:

’’اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ پر مرگی کا حملہ ہوتا ہے اور میرے کپڑے جسم

---

❶ صحيح بخاری، الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء سنن رسول الله ﷺ (۷۲۸۵).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دور ہو جاتے ہیں۔ آپ ﷺ میرے لیے دعا فرمائیں''۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اگر تو چاہے تو اس بیماری پر صبر کر اور تیرے لیے جنت ہے اور اگر تو چاہے تو میں اللہ تعالیٰ سے تیری عافیت کی دعا مانگتا ہوں''۔

تو اس عورت نے جواب دیا:

''میں صبر کرتی ہوں''۔

اس نے مزید کہا کہ کپڑے اتر جاتے ہیں، دعا کیجئے میرے کپڑے نہ اتریں۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔ ❶

✿ نرمی و شفقت کرنا

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ کی بیٹی (زینب رضی اللہ عنہا) کا خادم آیا اور عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ! زینب رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو بلا رہی ہیں اور اس کا بچہ بستر مرگ پر ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا، بیٹی سے کہہ دو:

((اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَ كُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ)).

''بلاشبہ اللہ ہی کا ہے جو کچھ وہ واپس لے لیتا ہے یا عطا کرتا ہے اور اس کے ہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہے۔ پس چاہیے کہ صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے''۔

خادم نے نبی کریم ﷺ کا پیغام سیدہ زینب رضی اللہ عنہا تک پہنچا دیا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو پھر پیغام بھیجا اور قسم دلائی کہ آپ ﷺ ضرور تشریف لائیں۔ (یہ سن کر) آپ ﷺ چل پڑے۔ آپ ﷺ کے ساتھ سیدنا سعد بن عبادہ، سیدنا معاذ بن

❶ صحیح بخاری، المرضی، باب فضل من یصرع من الریح (٥٦٥٢) و مسلم (٢٥٧٦) واحمد (٣٢٤٠).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبل، سیدنا ابی بن کعب اور سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ جب بچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا گیا تو وہ اس وقت دم توڑ رہا تھا اور سسکیاں بھر رہا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کو گود میں لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے۔ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تو تعجب سے پوچھا:

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیا؟''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((هٰذِهِ رَحْمَةٌ يَضَعُهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَ إِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ)). ❶

''یہ رونا رحم کی وجہ سے ہے اور اللہ اپنے جس بندے کے دل میں چاہتا ہے رحم و شفقت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ انہی بندوں پر رحم کرتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں''۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ)).

''مہربانیاں کرنے والوں پر اللہ مہربان ہوتا ہے''۔

((اِرْحَمُوْا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ)). ❷

''تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر مہربان ہوگا''۔

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الأیمان والنذور۔ باب قول اللہ تعالیٰ ﴿ و أقسموا باللہ جهد ایمانهم ... الخ ﴾ (٦٦٥٥)، (١٢٨٤).

❷ سنن ابی داؤد۔ کتاب الادب (٤٩٤١) والترمذی (١٩٢٤) و جامع الاصول (٥/٥١٥) صحیح بشواهده.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ)). ❶

''اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا''۔

ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

((مَنْ لَّا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ)). ❷

''جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا''۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَ يَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيْرِنَا)). ❸

''اس کا ہمارے ساتھ کچھ تعلق نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کا احترام نہیں کرتا''۔

✿ استغفار

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾ (سورة النساء : ٤/١١٠)

''اور جو بھی کوئی برا کام کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش مانگے وہ اللہ کو بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان پائے گا''۔

﴿ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾ (سورة النساء : ٤/١٠٦)

''اور اللہ سے بخشش مانگ، یقیناً اللہ ہمیشہ سے بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے''۔

---

❶ صحیح بخاری (٧٣٧٦) و مسلم (٢٣١٩).

❷ صحیح بخاری (٥٩٩٧) و مسلم (٢٣١٨).

❸ ترمذی (١٩٢٠) واحمد (٢٥٧/١) و صححه الشیخ احمد شاکر (٩٠/٤).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے ہیں:

﴿ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَغَفَرَلَهٗ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴾
(سورة القصص : ١٦/٢٨)

''کہا اے میرے ربّ! یقیناً میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا، سو مجھے بخش دے، تو اس نے اسے بخش دیا، بے شک وہی تو بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے''۔

﴿ وَ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَیْهِ اِنَّ رَبِّیْ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ ﴾ (سورة هود: ٩٠/١١)

''اپنے ربّ سے استغفار کرو، پھر اس کی بارگاہ میں توبہ کرو، یقینا میرا ربّ نہایت مہربان اور بہت محبت کرنے والا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن بسرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((طُوْبٰی لِمَنْ وُّجِدَ فِیْ صَحِیْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا كَثِیْرًا)).[1]

''اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جس کے نامۂ اعمال میں بکثرت استغفار پایا گیا''۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴾ (سورة النمل : ٤٦/٢٧)

''اللہ سے بخشش کیوں نہیں مانگتے، تاکہ تم پر رحم کیا جائے''۔

﴿ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَیْنَ اَیْدِیْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴾
(سورة یٰس: ٤٥/٣٦)

''اور جب ان سے کہا جاتا ہے ڈرو اس (کے عذاب) سے جو تمہارے سامنے ہے اور جو تمہارے پیچھے ہے تاکہ تم پر رحم کیا جائے''۔

۵ تقویٰ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴾
(سورة الانعام: ١٥٥/٦)

---

[1] ابن ماجه ۔ الادب ۔ باب الاستغفار (٣٨١٨) و صحيح الترغيب (١٦١٨).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور یہ ایک کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے، بڑی برکت والی، پس اس کی پیروی کرو اور بچ جاؤ، تاکہ تم پر رحم کیا جائے''۔

﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾

(سورة الحديد: ٥٧/ ٢٨)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، وہ تمہیں اپنی رحمت سے دوہرا حصہ دے گا اور تمہارے لیے ایسی روشنی کر دے گا جس کے ذریعے تم چلتے پھرتے رہو گے اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بے حد بخشنے والا نہایت رحم والا ہے''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سی چیز سب سے زیادہ لوگوں کو جنت میں داخل کرے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَقْوَى اللّٰهِ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ)). [1]

''اللہ کا تقویٰ (ڈر) اور اچھا اخلاق''۔

3 احسان

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ (سورة الاعراف: ٧/ ٥٦)

''بے شک اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے قریب ہے''۔

4 انفاق

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ يَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَ صَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (سورة التوبة: ٩/ ٩٩)

---

[1] ترمذی. البر والصلة. باب ماجاء فی حسن الخلق (٢٠٠٤) والصحيحة (٩٧٧).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور کچھ بدوی وہ ہیں جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے اللہ کے ہاں قربتوں اور رسول کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ سن لو! واقعی وہ ان کے لیے قرب کا ذریعہ ہے۔ عنقریب انھیں اللہ اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ بے شک اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے''۔

❽ اصلاح ذات البین

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴾ [سورة الحجرات: ١٠/٤٩]

''مومن تو بھائی ہی ہیں، پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کراؤ اور اللہ سے ڈرو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے''۔

❾ خاموشی سے قرآن سننا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴾

[سورة الأعراف: ٢٠٤/٧]

''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے''۔

❿ نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴾

[سورة النور: ٥٦/٢٤]

''اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کا حکم مانو تاکہ تم رحم کیے جاؤ''۔

⓫ عصر سے قبل چار سنتیں پڑھنا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«رَحِمَ اللّٰهُ اِمْرَأً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا». ❶

''اللہ رحم فرمائے ایسے آدمی پر جس نے عصر سے پہلے چار رکعات پڑھیں''۔

لین دین میں فیاضی سے کام لینا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَ اِذَا اشْتَرٰى وَ اِذَا اقْتَضٰى». ❷

''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایسے شخص پر جو بیچتے وقت اور خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت فیاضی اور نرمی سے کام لیتا ہے''۔

رات کا قیام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى ثُمَّ اَيْقَظَ امْرَءَتَهٗ فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ».

''اللہ رحم فرمائے ایسے آدمی پر جو رات کو قیام کے لیے بیدار ہوتا ہے پھر اپنی بیوی کو بیدار کرتا ہے اور وہ بھی نماز ادا کرتی ہے۔ پس اگر وہ اٹھنے سے انکار کرے تو یہ (محبت سے) اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتا ہے''۔

«وَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ، ثُمَّ اَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰى فَاِنْ اَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ». ❸

''اللہ رحم فرمائے ایسی عورت پر جو رات کو قیام کرنے کے لیے بیدار ہوتی

---

❶ ابوداؤد (١٢٧١) و ابن خزیمة (١١٩٣) و ابن حبان (٢٤٥٣)، ترمذی، الصلاة، باب فی الاربع قبل العصر (٤٣٠)۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

❷ صحیح بخاری، البیوع، باب السهولة والسماحة فی الشراء والبیع و من طلب حقا فلیطلبه فی عفاف (٢٠٧٦)۔

❸ سنن النسائی، قیام اللیل، باب الترغیب فی قیام اللیل (١٦١٩) و ابوداؤد (١٣٠٨) وابن ماجه (١٣٣٦) و ابن حبان (٦٤٧)۔ اسے ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور نماز ادا کرتی ہے پھر اپنے خاوند کو بیدار کرتی ہے اور وہ بھی نماز (تہجد) ادا کرتا ہے اور اگر وہ اٹھنے سے انکار کرتا ہے تو یہ (محبت سے) اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتی ہے''۔

⑭ خوف الٰہی سے رونا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« رَحِمَ اللّٰهُ عَيْنًا بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ». ❶

''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایسی آنکھ پر جو اللہ کے ڈر سے روتی ہے''۔

⑮ دینی علم حاصل کرنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا سَمِعَ مِنِّيْ حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ ». ❷

''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایسے آدمی پر جس نے میری احادیث کو سنا، پھر ان کو یاد کیا اور پھر اپنے علاوہ دوسروں تک ان کو پہنچایا''۔

الغرض اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں جانا مشکل ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اَحَدٌ إِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ » قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا اَنْتَ قَالَ: « وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهِ ». ❸

''کوئی شخص اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہوسکتا''۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! میں بھی اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہوسکتا، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے''۔

---

❶ جمع الجوامع، ٤/٣٦٠، (١٢٤٩٧).

❷ صحيح ابن حبان، العلم، باب ذكر دعاء المصطفىٰ ﷺ لمن أدّى من أمته حديث سمعه (٦٧).

❸ مسند احمد (١١٠٦٢).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمتِ الٰہی سے محروم لوگ

شوہر کی ناشکری کرنے والی خاتون

رسول اللہ ﷺ نے جن لوگوں کو رحمتِ الٰہی سے محرومی کی وعید سنائی ہے ان میں ایک ایسی عورت بھی ہے جو اپنے خاوند کی ناشکری کرتی ہے۔ نیز کسی بھی احسان کی ناشکری کبیرہ گناہوں میں سے ہے کیونکہ نارِ جہنم کی وعید کبیرہ گناہوں کی علامت ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى إِلَى امْرَأَةٍ لَا تَشْكُرُ لِزَوْجِهَا».❶

''اللہ تعالیٰ ایسی عورت کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیں گے جو اپنے شوہر کا شکر ادا نہیں کرتی''۔

امام حاکم، امام ذہبی اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔

نیک سیرت بیوی وہی ہے جو اپنے شوہر کا ہر حال میں شکریہ ادا کرتی ہے وہ شوہر کی حالت دیکھتی ہے اور پھر اس کی استطاعت کے مطابق مطالبات کرتی ہے اور جو کچھ وہ اسے دیتا ہے اسی پر صبر و شکر ادا کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا کہ:

''مجھ کو جہنم دکھائی گئی تو میں نے اس سے زیادہ قبیح منظر کبھی نہیں دیکھا اور

❶ صحيح الترغيب. النكاح. باب ترغيب الزوج في الوفاء بحق زوجته و حسن عشرتها والمرأة بحق زوجها و طاعته (١٩٤٤) وحاكم (١٩٠/٢) (١٠٤٧/٣) (٢٧١/١) والصحيحة (٥١٩/١) الدر المنثور (٥٢/٢) كنز العمال (٢٩٦/١٦).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے دیکھا کہ اس میں زیادہ تر عورتیں ہیں''۔

لوگوں نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ایسے کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وہ کفر کرتی ہیں''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَ يَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهٗ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ». ❶

''وہ اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہیں، وہ احسان کا انکار کرتی ہیں (یعنی نیکی کی ناقدری، ناشکری کرتی ہیں) اگر تم ان میں سے کسی سے زمانہ بھر نیکی کرو پھر وہ تم سے کچھ برائی دیکھے تو وہ کہہ دے گی کہ میں نے تم سے کبھی کوئی خیر نہیں دیکھی''۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ یا عید الفطر میں عیدگاہ میں تشریف لے گئے، وہاں عورتوں کے پاس سے گزرے اور فرمایا:

«يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ» فَقُلْنَ وَ بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَ تَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ». ❷

''اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کیا کرو، کیونکہ میں نے جہنم میں زیادہ تم ہی کو دیکھا ہے''۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ایسا کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم لعن طعن بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو''۔

---

❶ بخاری. الحیض. باب ترك الحائض الصوم: ٣٠٤، ومسلم: ١٣٢.

❷ بخاری. الحیض. باب ترك الحائض الصوم: ٣٠٤، و مسلم. الایمان. باب بیان نقص الایمان بنقص الطاعات و بیان اطلاق لفظ الكفر: ٧٩، و ابوداؤد: ٤٦٧٩، وابن ماجه: ٤٠٠٣، و احمد: ٥٣٤٣.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت پر اپنے شوہر کے حقوق میں سے اہم حق یہ ہے کہ وہ اپنے شوہر کی شکر گزاری، خدمت گزاری، اطاعت و فرمانبرداری حتی الوسع کرے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا». ❶

"اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرے"۔

ایک مسلم خاتون اگر اپنے رب کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے عارضی اور مجازی مالک یعنی خاوند کی شکر گزاری کرتی ہے تو وہ کامیاب زندگی گزارتی ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حصین بن محصن کی پھوپھی تشریف لائیں تو آپ ﷺ نے اس سے دریافت کیا کہ "تم اپنے شوہر کے ساتھ کیسا سلوک کرتی ہو؟" اس نے کہا کہ میں نے کبھی اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں کمی نہیں کی الا کہ جو میری طاقت سے باہر ہو۔ آپ ﷺ نے پھر دریافت کیا کہ "تم اس کی نظر میں کیسی ہو؟" (اور ساتھ فرمایا خبردار!)

«فَإِنَّهُ جَنَّتُكِ وَنَارُكِ». ❷

"وہ تمہاری جنت (اس کی اطاعت کے بدلے میں) اور جہنم (اس کی نافرمانی کے بدلے میں) ہے"۔

اکثر دین سے دور خواتین میں یہ خصلت پائی جاتی ہے کہ وہ جب چار عورتیں بیٹھی ہوتی ہیں تو اپنے خاوندوں کی چغلی و غیبت شروع کر دیتی ہیں۔ جن میں اکثر عورتیں ناشکری ہی کے کلمات کہتی ہیں الا کہ چند ایسی دیندار خواتین ہوتی ہیں جو ہر موقع پر اپنے شوہر

---

❶ ترمذی، الرضاع، باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأة (۱۱۵۹) و ابن ماجه (۱۸۵۲)۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

❷ صحیح الترغیب، النکاح، باب الترغیب فی الوفاء بحق الزوج وحسن عشرتها والمرأة بحق زوجها وطاعته (۱۹۳۳) والنسائی ۷۶ والحاکم (۱۸۹/۲) واحمد (۳۴۱/۴)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تعریف ہی کرتی ہیں اور اس کے احسانات کو فراموش نہیں کرتیں۔ جیسا کہ کتب احادیث میں گیارہ عورتوں والی روایت مشہور ہے۔ سیدہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بات بتائی کہ:

گیارہ عورتوں کا ایک اجتماع ہوا یعنی گیارہ عورتیں اکٹھی بیٹھی ہوئی تھیں، انہوں نے آپس میں یہ طے کیا کہ مجلس میں وہ اپنے خاوند کا صحیح صحیح حال بیان کریں، کوئی بات نہ چھپائیں۔ چنانچہ پہلی عورت بولی: میرے خاوند کی مثال ایسی ہے جیسے دبلے اونٹ کا گوشت جو پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا ہو، نہ تو وہاں تک جانے کا رستہ صاف ہے کہ آسانی سے چڑھ کر اس کو کوئی لے آئے اور نہ وہ گوشت ہی ایسا موٹا تازہ ہے جسے لانے کے لیے اس پہاڑ پر چڑھنے کی تکلیف گوارہ کی جائے (مراد یہ ہے کہ خاوند اس قدر بخیل ہے کہ اس سے کسی فائدے کی اُمید نہیں)۔

دوسری عورت کہنے لگی: میں اپنے خاوند کا حال بیان کروں تو کہاں تک بیان کروں (اس میں اتنے عیب ہیں) میں ڈرتی ہوں کہ سب بیان نہ کر سکوں گی لیکن پھر بھی اگر بیان کروں تو اس کے کھلے اور چھپے سارے عیب بیان کر سکتی ہوں۔

تیسری عورت بولی: میرے خاوند کا کیا ہے ایک تاڑ کا تاڑ (یعنی لمبا تڑنگا) ہے، اگر اس کے عیب بیان کروں تو طلاق تیار ہے، گر خاموش رہوں تو ادھر لٹکی رہوں (یعنی نہ دوسری شادی کر سکتی ہوں اور نہ ا[illegible] سے کوئی سکھ ملنے کی اُمید ہے)۔

چوتھی عورت بولی: میرا خاوند ملک تہامہ کی رات کی طرح معتدل ہے، نہ زیادہ گرم نہ بہت ٹھنڈا، نہ اس سے مجھے کوئی خوف ہے اور نہ ہی اکتاہٹ۔

پانچویں عورت کہنے لگی کہ میرا خاوند ایسا ہے کہ گھر میں آتا ہے تو وہ ایک چیتا ہے (یعنی آتے ہی مجھ پر چڑھ دوڑتا ہے نہ کوئی محبت کی بات کرتا ہے اور نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی حرکت یعنی بوس و کنار) اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر کی طرح ہے۔ جو چیز گھر میں چھوڑ کر جاتا ہے ان کے متعلق پوچھتا ہی نہیں، اتنا بے پرواہ ہے جو آج کمایا اسے کل کے لیے اٹھا کر رکھتا ہی نہیں اتنا سخی ہے۔

چھٹی عورت کہنے لگی: میرا خاوند جب کھانے پر آتا ہے تو ایک بوند بھی باقی نہیں چھوڑتا اور جب لیٹتا ہے تو تنہا ہی اپنے اوپر کپڑا لپیٹ لیتا ہے اور الگ پڑ کر سو جاتا ہے میرے کپڑے میں کبھی ہاتھ بھی نہیں ڈالتا کہ کبھی میرا دکھ درد کچھ تو معلوم کرے۔

ساتویں عورت کہنے لگی: میرا خاوند تو جاہل پامست ہے صحبت کے وقت اپنا سینہ میرے سینے پر لگا کر اوندھا پڑ جاتا ہے، دنیا میں جتنے عیب لوگوں میں ایک ایک کر کے جمع ہیں وہ سب اس اکیلے میں موجود ہیں (بات کروں تو) سر پھوڑ ڈالے، ہاتھ توڑ ڈالے یا دونوں کام کر ڈالے (یعنی کم شہوت والا ہے اگر بات کروں تو مارنے کو تیار ہے)۔

آٹھویں عورت کہنے لگی: میرا خاوند چھونے میں خرگوش کی طرح نرم ہے اور خوشبو میں سونگھوں تو زعفران جیسا خوشبودار (یعنی وہ ہر خوبی کا مالک ہے)۔

نویں عورت کہنے لگی: میرے خاوند کا گھر بہت اونچا اور بلند ہے، وہ قد آور اور بلند ہے، اس کے ہاں اس قدر کھانا پکتا ہے کہ راکھ کے ڈھیر کے ڈھیر جمع ہیں۔ لوگ جہاں صلاح و مشورہ کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں وہاں اس سے اس کا گھر بہت نزدیک ہے۔

دسویں عورت کہنے لگی: میرے خاوند کا کیا پوچھنا، جائیداد والا ہے، جائیداد بھی کیسی بڑی کہ ویسی جائیداد کسی کے پاس نہیں ہوسکتی، بہت سارے اونٹ جو جابجا اس کے گھر کے پاس جٹے رہتے ہیں اور جنگل میں چرنے کم جاتے ہیں (تاکہ جب بھی مہمان آئیں تو ان کا گوشت اور دودھ انہیں تیار ملے) جہاں اونٹوں نے باجے کی آواز سنی بس ان کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہوگیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیارھویں عورت کہنے لگی: میرا خاوند ابوزرع ہے، اس کا کیا کہنا، اس نے میرے کانوں کو زیوروں سے بوجھل کر دیا ہے اور میرے دونوں بازو چربی سے بھر دیئے ہیں، مجھے خوب کھلا کر موٹا کر دیا ہے کہ میں بھی خود کو موٹی سمجھنے لگی ہوں۔ شادی سے پہلے میں تھوڑی سی بھیڑ بکریوں میں تنگی سے گزر بسر کرتی تھی۔ ابوزرع نے مجھ کو گھوڑوں، اونٹوں، کھیت، کھلیان سب کا مالک بنا دیا ہے۔ اتنی بہت جائیداد ملنے پر بھی اس کا مزاج اتنا عمدہ ہے کہ بات کہوں تو برا نہیں مانتا، مجھ کو کبھی برا نہیں کہتا، سوئی پڑی رہوں تو صبح تک مجھے کوئی نہیں جگاتا، پانی پیوں تو خوب سیراب ہو کر پی لوں، رہی ابوزرع کی ماں (میری ساس) تو اس کی کیا خوبیاں بیان کروں۔ اس کا توشہ خانہ مال و اسباب سے بھرا ہوا ہے، اس کا گھر بہت ہی کشادہ ہے۔ ابوزرع کا بیٹا وہ بھی کیسا اچھا، خوبصورت (نازک بدن، دبلا پتلا) ہری چھالی یا ننگی تلوار کے برابر اس کے سونے کی جگہ، ایسا کم خوراک اور بکری کے چار ماہ کے بچے کے دست کا گوشت اس کا پیٹ بھر دے۔ ابوزرع کی بیٹی وہ بھی سبحان اللہ کیا کہنا، اپنے باپ کی پیاری، اپنی ماں کی پیاری، بھرپور کپڑا پہننے والی (یعنی موٹی تازی) سوکن کی جلن (یعنی سوکن اس کی خوبصورتی اور سمجھداری کو دیکھ کر جلی جاتی ہے)۔ ابوزرع کی لونڈی اس کی بھی کیا پوچھتے ہو، ہماری کوئی بات کبھی مشہور نہیں کرتی۔ کھانا تک نہیں چراتی۔ گھر میں کوڑا کچرا نہیں چھوڑتی۔ مگر ایک دن ایسا ہوا کہ لوگ دودھ سے مکھن نکال رہے تھے (صبح صبح) ابوزرع باہر گیا، اچانک اس نے ایک عورت دیکھی، جس کے دو بچے چیتوں کی طرح اس کی کمر کے نیچے دو اناروں سے کھیل رہے تھے (مراد چھاتیاں) ابوزرع نے مجھ کو طلاق دے کر اس عورت سے نکاح کر لیا۔ اس کے بعد میں نے ایک اور شریف سردار سے نکاح کر لیا جو گھوڑے کا اچھا سوار، عمدہ نیزہ باز ہے، اس نے بھی مجھے بہت سے جانور دے دیئے ہیں اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر قسم کے اسباب میں سے ایک ایک جوڑا دیا ہوا ہے اور مجھ سے کہا کرتا ہے کہ ام زرع! خوب کھا پی، اپنے اعزاء و اقرباء کو بھی خوب کھلا پلا، تیرے لیے عام اجازت ہے۔ مگر یہ سب کچھ جو میں نے تجھ کو دیا ہوا ہے اگر اکٹھا کروں تو تیرے پہلے خاوند (ابوزرع) نے جو تجھے دیا تھا، اس کا ایک چھوٹا برتن بھی نہ بھرے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہ سارا قصہ سنانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا! میں بھی تیرے لیے ایسا خاوند ہوں جیسے ابوزرع، ام زرع کے لیے تھا۔ ❶

نماز میں رکوع و سجود درست نہ کرنے والا

ایسا شخص بھی رحمت الٰہی سے محروم کر دیا جائے گا جو اپنی نماز میں اطمنانیت نہیں رکھتا یعنی اگر نماز میں ضابطوں کا خیال، اوقات کی پابندی، تعدیل ارکان، خشوع و خضوع نہیں ہے تو وہ نماز بے کار اور بے فائدہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی اسی کی طرح اشارہ کرتا ہے۔

حضرت طلق بن علی حنفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰی صَلَاةِ عَبْدٍ لَا يُقِيْمُ فِيْهَا صُلْبَهٗ بَيْنَ رُكُوْعِهَا وَ سُجُوْدِهَا». ❷

---

❶ صحیح بخاری. النکاح. باب حسن المعاشرة مع الأهل (٥١٨٩) ومسلم (٢٤٤٨) نسائی فی الکبری (٥/٩١٣٦) و ابن حبان (٧١٠٤) وابویعلی (٨/٤٧٠١)، بعض محدثین نے ان گیارہ عورتوں میں سے بعض کے نام شمار بھی کیے ہیں مثلاً دوسری عورت عمرہ بنت عمرو تمیمی، تیسری عورت حیی بنت کعب یمانی، چوتھی عورت مہدد بنت ابی ہرومہ، پانچویں عورت کبشہ، چھٹی ہند، ساتویں حیی بنت علقمہ، آٹھویں یاسر بنت اوس، دسویں عورت کبشہ بنت رافع، گیارھویں ام زرع بنت اکیمل بن ساعدہ۔ (واللہ اعلم)

❷ احمد (٢/٥٢٥)، الترغيب والترهيب (١/٣٣٦) والمتقى الهندى فى كنز العمال (١٩٧٥٨، ١٩٧٥٩) والمصنف فى زوائد المسند (٧٩٠) ورجاله ثقات.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''(روز قیامت) اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت سے اس شخص کی نماز کی طرف نہیں دیکھیں گے جو نماز میں رکوع و سجود میں اپنی پیٹھ کو سیدھا نہیں کرتا''۔

رسول اللہ ﷺ نے رکوع کی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''کہ حالت رکوع میں کمر بالکل سیدھی ہو، سر نہ زیادہ نیچا ہو اور نہ زیادہ اونچا، دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر ہوں''۔ ❶

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا تُجْزِئُ صَلَاةُ الرَّجُلِ حَتّٰى يُقِيْمَ ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ». ❷

''آدمی کی نماز قبول نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ رکوع اور سجدہ میں اپنی پیٹھ سیدھی کرلے''۔

قارئین حضرات! دنیا میں چوری ایک معمول بن چکا ہے، کوئی مال و متاع کی ہوس میں چوری کرتا ہے تو کوئی فقر و فاقہ سے لاچار ہو کر چوری کرتا ہے۔ الغرض معاشرہ ان شریر لوگوں سے پریشان ہے۔ یاد رہے! چور کیسا بھی کیوں نہ ہو برا ہے اور چوری برا فعل ہے۔ لیکن ان تمام چوروں میں ایک بدترین چور بھی ہے جو عباداتِ الٰہی سے چوری کرتا ہے۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَسْوَءُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِيْ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ». قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ كَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ؟ قَالَ: «لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا». ❸

---

❶ بخاري. الصلاة (٨٢٨).

❷ ابوداؤد. الصلاة. باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود (٨٥٥). یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح ابي داؤد (٧٦١). ترمذي (٢٦٥) وابن ماجه (٨٧٠).

❸ الموطا لامام مالك. الصلاة. باب العمل في جامع الصلاة (١/١٦٧) و احمد (٥/٣١٠). اسے امام ابن خزیمہ اور امام ذہبی رحمہما اللہ نے صحیح کہا ہے۔ ابن خزيمة (١/٣٣١، ٣٣٢) (٦٦٣). ابن حبان (موارد ٥٠٣). والحاكم (١/٢٢٩).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''چوری کے اعتبار سے بہت برا چور لوگوں میں وہ شخص ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے''۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اور وہ کیونکر چوری کرتا ہے اپنی نماز میں؟ فرمایا: ''جو نہ پورا کرے رکوع نماز کا اور نہ سجدہ اس کا''۔

اور وہ نماز جو خشوع وخضوع سے خالی اور جس کا رکوع اور سجدہ مکمل نہیں، جس میں اطمینان نہیں، وہ نماز انسان کے لیے بددعا کرتی ہے اور اللہ اس کی ایسی نماز اس کے منہ پر دے مارے گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«وَ مَنْ صَلَّاهَا لِغَيْرِ وَقْتِهَا وَ لَمْ يُسْبِغْ لَهَا وُضُوْءَ هَا وَلَمْ يُتِمَّ لَهَا خُشُوْعَهَا وَلَا رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا خَرَجَتْ وَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ تَقُوْلُ ضَيَّعَكَ اللّٰهُ كَمَا ضَيَّعْتَنِيْ حَتّٰى إِذَا كَانَتْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ لُفَّتْ كَمَا يُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلِقُ ثُمَّ ضُرِبَ بِهَا وَجْهَهُ». ❶

''جس شخص نے نماز کو اس کا وقت ٹال کر (عمداً اخیر وقت میں) پڑھا اور اس کا وضوء بھی درست نہ کیا، اور دِل کو بھی حاضر نہ رکھا اور رکوع اور سجدہ کو (مع قومہ و جلسہ) خوب تسلی اور اطمینان سے پورا نہ کیا، تو جب وہ نماز رخصت ہوتی ہے، تو کالی بھجنگ ہوتی ہے (یعنی نور و برکت سے خالی ہوتی ہے)۔ پھر وہ نماز اس نمازی کو کہتی ہے جس طرح تو نے مجھے برباد کیا ہے اللہ تعالیٰ اسی طرح تجھے برباد کرے یہاں تک کہ جب تھوڑی سی اونچی ہوتی ہے جس قدر کہ اللہ کو منظور ہو پھر اس نماز کو چیتھڑوں میں لپیٹ کر اس نمازی کے منہ

❶ الترغیب و الترهیب (٢٥٨/١) بحواله طبرانی فی الاوسط (٨٦/٤) (٣١١٩).
یہ روایت سنداً کمزور ہے مگر کثرت شواہد کی بناء پر حسن لغیرہ تک پہنچتی ہے۔
مسند الطیالسی ٥٨٥.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر (فرشتے) مار دیتے ہیں''۔

مسلمانوں میں خوں باقی نہیں ہے!
محبت کا جنوں باقی نہیں ہے!
صفیں کج، دِل پریشاں، سجدہ بے ذوق
کہ جذبِ اندروں باقی نہیں ہے!

خرید و فروخت میں کثرت سے قسمیں کھانے والا

کثرت سے قسمیں کھانا انسان کے جھوٹا ہونے کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ایسے آدمی کی بات پر یقین نہیں کرنا جو بات بات پر قسم اٹھاتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے:

﴿ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ﴾ (سورة القلم: ٦٨/١٠)

''اور تو اس شخص کا بھی کہنا نہ مان جو کثرت سے قسمیں اٹھانے والا ہے''۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے زیادہ قسمیں کھانے والے کمینے شخص کی بات نہ ماننے کا حکم دیا ہے چونکہ جھوٹے شخص کو اپنی ذات اور کذب بیانی کے ظاہر ہو جانے کا ڈر رہتا ہے، اس لئے وہ قسمیں کھا کھا کر دوسرے کو اپنا یقین دلانا چاہتا ہے۔ لگاتار قسموں پر قسمیں کھائے چلا جاتا ہے اور اللہ کے ناموں کو بے موقعہ استعمال کرتا پھرتا ہے۔ ❶

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین بندے ایسے ہیں جن سے روز قیامت اللہ تعالیٰ کلام نہیں کریں گے اور نہ ہی ان کو پاک کریں گے اور نہ ہی نظر رحمت سے ان کی طرف دیکھیں گے:

① أُشَيْمِطٌ زَانٍ — بوڑھا بدکار
② وَ عَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ — متکبر فقیر

---

❶ تفسیر ابن کثیر ٥/٢٠٥۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ وَ رَجُلٌ جَعَلَ اللّٰهُ بُضَاعَتَهُ لَا يَشْتَرِيْ اِلَّا بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَبِيْعُ اِلَّا بِيَمِيْنِهٖ.

اور ایسا شخص جسے اللہ تعالیٰ نے سامان دے رکھا ہے اور وہ اسے نہیں خریدتا مگر قسم کے ساتھ اور نہ ہی اسے بیچتا ہے مگر صرف قسم کے ساتھ''۔ ❶

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

«اِيَّاكُمْ وَ كَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَاِنَّهٗ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ». ❷

''تجارت میں بہت زیادہ قسمیں اٹھانے سے بچو کیونکہ یہ سودا تو بکوا دیتی ہیں لیکن پھر برکت ختم کر دیتی ہیں''۔

صحیح مسلم میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلرِّبْحِ». ❸

''قسم سے سامان بک جاتا ہے مگر برکت اٹھ جاتی ہے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''چار بندوں سے اللہ تعالیٰ غضبناک (نفرت کرتے) ہوتے ہیں:

① اَلْبَيَّاعُ الْحَلَّافُ: بہت زیادہ قسمیں کھا کر خرید و فروخت کرنے والا

② وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ: متکبر فقیر

③ وَالشَّيْخُ الزَّانِيْ: بوڑھا بدکار

④ وَالْاِمَامُ الْجَائِرُ: ظالم حکمران''۔ ❹

---

❶ صحيح الترغيب. البيوع. باب الترغيب التجار في الصدق (١٧٨٨).
والطبراني في الكبير (٦٠/٥٧).

❷ صحيح مسلم. المساقاة. باب النهي عن الحلف في البيع (١٦٠٧).
وابن ماجه (٢٢٠٩) والنسائي (٧/٢٤٦).

❸ صحيح مسلم. المساقاة. باب النهي عن الحلف في البيع (١٦٠٦).

❹ صحيح الترغيب. البيوع. باب الترغيب في التجار في الصدق (١٧٩٠).
وابن حبان (٥٥٣٢) والنسائي (٥/٨٦، ٢٥٢٩).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیکی کر کے جتلانے والا

لغت عرب میں ایسے شخص کو "منّان" کہا جاتا ہے جو احسان اور نیکی کرنے کے بعد پھر کسی موقع پر دھمکانے یا کسی مفاد کی غرض سے اس احسان کا، نیکی کا تذکرہ کرتا ہے۔ مثلاً وہ کہتا ہے کہ میں نے تیرے ساتھ فلاں نیکی کی تھی فلاں وقت تجھ پر فلاں احسان کیا تھا وغیرہ اور دوسرے شخص کو اس سے تکلیف پہنچاتا ہے۔

ایسا شخص بھی روزِ قیامت سایۂ رحمت سے محروم کر دیا جائے گا۔ کیونکہ یہ ایک بری صفت ہے اور احسان اور نیکی جتلاتا وہی ہے جو بخیل، متکبر ہو اور اللہ کی جو اس پر نعمتیں ہیں ان کو فراموش کرتا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ».

''قیامت کے دِن تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ نہ تو کلام کریں گے نہ ان کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھیں گے اور نہ ہی ان کو پاک کریں گے بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا''۔

① اَلْمُسْبِلُ

شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا

② وَالْمَنَّانُ

احسان اور نیکی کر کے جتلانے والا

③ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ

جھوٹی قسم اٹھا کر اپنا سامان بیچنے والا۔ [1]

---

[1] صحیح مسلم۔ الایمان۔ باب غلظ تحریم اسبال الازار ۱۰۶ وابوداؤد۔ اللباس۔ باب ماجاء فی اسبال الازار ۴۰۸۷ والنسائی (۲۵۶۴) والترمذی (۱۲۱۱) وابن ماجہ (۲۲۰۸) واحمد (۱۴۸/۵) وابن حبان (۴۹۰۷)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہمارے پیارے نبی جناب محمد ﷺ کو یہی تلقین فرمائی تھی کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! تو جب کسی سے نیکی کرے، احسان کرے تو یہ گمان رکھ کر مت کرنا کہ اس کے بدلے میں ہمیں کچھ ملے گا، اگر ایسا ہے تو پھر نیکی نہ کر۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَا تَمۡنُنۡ تَسۡتَكۡثِرُ ﴾ (سورة المدثر: ٦/٧٤)

''(اے نبی ﷺ!) اور آپ کسی پر احسان کر کے زیادہ لینے کی خواہش نہ کریں''۔

بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو یہ خبر دی ہے کہ احسان جتلانے سے انسان کی کی ہوئی نیکی ضائع ہو جاتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُبۡطِلُوۡا صَدَقٰتِكُمۡ بِالۡمَنِّ وَالۡاَذٰى كَالَّذِىۡ يُنۡفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ﴾ (سورة البقرة: ٢/٢٦٤)

''اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور ایذاء پہنچا کر برباد نہ کرو جس طرح وہ شخص (اپنا مال برباد کرتا ہے) جو اپنا مال لوگوں کو دکھاوے کے لیے خرچ کرے اور نہ اللہ تعالیٰ پہ ایمان رکھے نہ قیامت کے دِن پر''۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی خبر سنائی ہے کہ صدقہ کرنے کے بعد اگر احسان جتا دیا جائے یا تکلیف پہنچا دی جائے تو صدقہ باطل ہو جاتا ہے، جیسا کہ اس شخص کا صدقہ باطل ہو جاتا ہے جو لوگوں کو دکھانے کے لیے صدقہ کرتا ہے۔ ❶

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ». ❷

---

❶ تفسیر ابن کثیر: (٤٦٤/١).

❷ النسائي. الأشربة. باب الرواية في المدمنين في الخمر (٥٦٧٥). و صحیح النسائي للالباني (٥٢٤١) الصحيحة (٦٧٠) مسند احمد (١٣٤/٢) و ابن حبان (٧٣٤٠) والحاكم (٦٤٦/٤) مسند بزار: (١٨٧٥).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''احسان جتلانے والا، والدین کا نافرمان، اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔

سنن نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تین بندے جنت میں داخل نہیں ہوں گے:

① اَلْعَاقُ لِوَالِدَيْهِ: والدین کا نافرمان

② وَالْمُدْمِنُ عَلَى الْخَمْرِ: ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا

③ وَالْمَنَّانُ بِمَا أَعْطَى: اور کچھ دے کر احسان جتلانے والا''۔ ❶

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُمْ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا ».

''تین بندے ایسے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نہ تو نفلی عبادت قبول فرماتے ہیں اور نہ ہی فرضی'' (وہ یہ ہیں)

① عَاقٌّ: والدین کا نافرمان

② وَ مَنَّانٌ: احسان جتلانے والا

③ وَ مُكَذِّبٌ بِالْقَدَرِ: اور تقدیر کو جھٹلانے والا''۔ ❷

نیکی، احسان اور ایک دوسرے کے ساتھ خیر خواہی علامتِ ایمان ہے اور مومن کی شان ہے۔ سیدنا ابویعلی شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَ إِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ

---

❶ سنن نسائي. الزكاة. باب المنان بما اعطى (٢٥٦٢) وصحيح الترغيب (٢٠٧٠).

❷ صحيح الترغيب. البر والصلة. باب الترهيب من عقوق الوالدين (٢٥١٣).

مسند احمد (٤٤١/٢) وابن ابي عاصم (٣٢١) ومسند البزار (٢١٨٢). یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ». ❶

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا ضروری قرار دیا ہے، پس تم قتل کرو تو احسن انداز اختیار کرو، اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو، تم میں سے کوئی ایک اپنی چھری کو تیز کرے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے''۔

یاد رہے مومن کسی پر احسان بدلے کی نیت سے یا کسی اور غرض سے نہیں کرتا بلکہ مومن بندے تو جب کسی پر احسان کرتے ہیں یا نیکی کرتے ہیں تو وہ کسی مفاد اور حرص وطمع کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے کرتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے بندوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ﴾ (سورة الدهر: ٧٦/٨، ٩)

''اور اللہ تعالیٰ کی محبت (یا مسکین ویتیم سے پیار) میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین، یتیم اور قیدیوں کو ہم تو تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے کھلاتے ہیں نہ کہ تم سے بدلہ لینا چاہتے ہیں نہ شکر گزاری''۔

یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

بدکاری کرنے والا

ایسا شخص بھی نظر رحمت سے محروم کر دیا جاتا ہے جو اپنی عمر کے آخری ایام میں بھی بدکاری، زنا کاری سے باز نہیں آتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَا يَنْظُرُ

❶ صحيح مسلم، الصيد والذبائح، باب الأمر بإحسان الذبح والقتل وتحديد..... (١٩٥٥).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: شَيْخٌ زَانٍ وَ مَلِكٌ كَذَّابٌ وَ عَائِلٌ مُتَكَبِّرٌ» . ❶

''تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ روز قیامت نہ کلام کرے گا نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا: بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ اور متکبر فقیر''۔

یاد رہے! بدکاری، زناکاری ویسے تو ہر ایک کے لیے حرام ہے، وہ جوان ہو یا بوڑھا، لیکن بوڑھے کا زنا کا مرتکب ہونا زیادہ برا ہے۔ کیونکہ بڑھاپے میں زنا کے صدور کا مطلب یہ ہے کہ اس کا مزاج بہت زیادہ بگڑا ہوا ہے اور اس کا دِل اللہ کے خوف اور ڈر سے بالکل خالی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام قرار دینے کے ساتھ ساتھ ایسے بندے کے متعلق بھی حکم لگایا ہے کہ جو زنا کا مرتکب ہوتا ہے اس سے نکاح کیا جائے نہ کروایا جائے اور نہ ہی ایسے شخص سے روابط قائم کئے جائیں۔ نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ﴾ (سورة النور: ٢٤/٢)

''زناکار مرد و عورت میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ''۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَ نَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ» . ❷

''کنوارہ لڑکا کنواری لڑکی سے زنا کرے تو ان کی سزا سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی ہے اور اگر شادی شدہ عورت کے ساتھ شادی شدہ مرد زنا کرے تو اس کی سزا سو کوڑے اور رجم ہے''۔

---

❶ صحيح مسلم، الايمان، باب بيان غلظ تحريم اسبال الازار (١٠٧).

❷ صحيح مسلم، الحدود، باب حد الزنا (٤٥٠٩).

والترمذي (١٤٣٤)، ومسند احمد (٣١٣/٥).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قارئین حضرات! زنا کاری کرنے والا زنا کے وقت ایمان سے خالی ہو جاتا ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ جب بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل کر اس کے سر پر سائبان کی طرح ہو جاتا ہے۔ جب وہ بدکاری سے فارغ ہوتا ہے تو جتنا اس کا ایمان بچا ہوتا ہے وہ واپس پلٹ آتا ہے۔ ذرا غور کریں اگر کوئی شخص بدفعلی میں مبتلا ہو اور اسی وقت فرشتہ اجل آ پہنچے اور اس کی روح نکال کر لے جائے تو یہ نیک انسان ساری عمر جو نیکیاں کرتا رہا آج جب موت کا وقت آیا تو ایمان سے خالی اٹھا لیا گیا اور جس کا خاتمہ بالا یمان نہ ہوا وہ ناکام اور نامراد ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَايَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ». ❶

''زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا، چور جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور شرابی جب شراب پیتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا''۔

اور اگر کوئی بندہ ربّ کی رضا کی خاطر اللہ سے ڈرتے ہوئے اس بدفعلی اور بدکاری کو چھوڑ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں رحمت فرماتے ہیں۔ جیسا کہ لمبی حدیث میں ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تین آدمی کہیں باہر سفر پر جا رہے تھے کہ اچانک بارش ہونے لگی، انھوں نے ایک پہاڑ کے غار میں جا کر پناہ لی، اتفاق سے پہاڑ کی ایک چٹان اوپر سے لڑھکی اور اس غار کے منہ کو بند کر دیا (جس میں یہ تینوں پناہ لیے ہوئے تھے)۔ اب ایک نے دوسرے سے کہا کہ اپنے سب سے اچھے عمل کا جو تم

❶ صحیح مسلم، الإیمان، باب بیان نقصان الإیمان بالمعاصی (٥٧) والبخاری (٢٤٧٥).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کبھی کیا ہو نام لے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، اس پر ان میں سے ایک نے یہ دعا کی، اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے، میں اپنے مویشی باہر لے جا کر چراتا تھا، پھر جب شام کو واپس آتا تو ان کا دودھ نکالتا اور برتن میں پہلے اپنے والدین کو پیش کرتا۔ جب میرے والدین پی لیتے تو پھر بچوں کو اور اپنی بیوی کو پلاتا۔ اتفاق سے ایک رات واپسی میں دیر ہو گئی اور جب میں گھر پہنچا تو والدین سو چکے تھے۔ اس نے کہا کہ پھر میں نے پسند نہیں کیا کہ انھیں جگاؤں۔ بچے میرے قدموں میں بھوکے پڑے رو رہے تھے۔ میں مسلسل دودھ کا پیالہ لیے والدین کے سامنے اسی طرح کھڑا رہا، یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ اے اللہ! اگر تیرے نزدیک بھی میں نے یہ کام صرف تیری رضا حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے اس چٹان کو ہٹا کر اتنا راستہ تو بنا دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چنانچہ وہ پتھر (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) کچھ ہٹ گیا۔

دوسرے شخص نے دعا کی کہ اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ مجھے اپنے چچا کی لڑکی سے اتنی زیادہ محبت تھی جتنی ایک مرد کو کسی عورت سے ہو سکتی ہے۔ اس لڑکی نے کہا تم مجھ سے اپنی خواہش اس وقت تک پوری نہیں کر سکتے جب تک مجھے سو اشرفیاں نہ دے دو۔ میں نے انہیں حاصل کرنے کی کوشش کی اور آخر اتنی اشرفیاں جمع کر لیں۔ پھر جب میں اس کی دونوں رانوں کے درمیان بیٹھا تو وہ بولی: اللہ سے ڈر، مہر کو ناجائز طریقے سے نہ توڑ۔ اس پر میں کھڑا ہو گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ اب اگر تیرے نزدیک بھی میں نے یہ عمل تیری ہی رضا کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے (نکلنے کا) راستہ بنا دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چنانچہ وہ پتھر دو تہائی ہٹ گیا۔

تیسرے شخص نے دعا کی کہ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک مزدور سے ایک فرق جوار (ایک ٹوپہ چاول) پر کام کرایا تھا۔ جب میں نے اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزدوری اسے دی تو اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ میں نے اس جوار ٹوپے کو بو دیا (جب کھیتی کٹی تو اس میں اتنی جوار پیدا ہوئی کہ) اس سے میں نے ایک بیل اور ایک چرواہا خرید لیا۔ کچھ عرصہ بعد پھر اس نے آ کر مزدوری مانگی کہ خدا کے بندے مجھے میرا حق دے دے۔ میں نے کہا کہ اس بیل اور اس کے چرواہے کے پاس جاؤ کہ یہ تمہاری ہی ملکیت ہے۔ اس نے کہا کہ مجھ سے مذاق کرتے ہو۔ میں نے کہا: میں مذاق نہیں کرتا۔ واقعی یہ تمہارے ہی ہیں۔ تو اے اللہ! اگر تیرے نزدیک یہ کام میں نے صرف تیری رضا حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو یہاں ہمارے لیے (اس چٹان کو ہٹا کر) راستہ بنا دے۔ چنانچہ غار پورا کھل گیا اور وہ تینوں شخص باہر آ گئے''۔ ❶

اس تمام کلام سے معلوم ہوا کہ بدکاری، زنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ جو اسے اپناتا ہے ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:

«مَنْ زَنٰی أَوْ شَرِبَ الْخَمْرَ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْهُ الْاِيْمَانَ كَمَا يَخْلَعُ الْاِنْسَانُ الْقَمِيْصَ مِنْ رَأْسِهِ». ❷

''جو انسان زنا یا شراب خوری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ایمان اس طرح کھینچ لیتا ہے جس طرح انسان قمیص سر سے نکال دیتا ہے''۔

اے اللہ! ہمیں بدکاری سے محفوظ فرما

یہ واقعہ شیخ احمد قطان نے اپنے ایک لیکچر میں ذکر کیا ہے، بیان کرنے والا بیان کرتا ہے ہم بحری جہاز پر سوار روزی کی تلاش میں مختلف ملکوں میں گھوم رہے تھے ایک صالح نوجوان ہمارا رفیق سفر بن گیا، وہ انتہائی پاکیزہ مزاج اور اچھے اخلاق کا

❶ صحیح بخاری۔ البیوع۔ باب اذا اشتری شیئا لغیرہ بغیر اذنہ فرضی (۲۲۱۵) ومسلم (۲۷۴۳) واحمد (۵۹۷۴) وابن حبان (۸۹۷)۔

❷ مستدرک حاکم (۱/۲۲)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالک تھا، خشیت الٰہی کے اثرات اس کے چہرے پر چمکتے تھے۔ اس کے چہرے مہرے سے نور اور چمک دمک عیاں تھی وہ ہر وقت باوضو رہتا اور پابندی سے نماز ادا کرتا تھا۔ اگر ہم میں کوئی کوتاہی یا غلطی دیکھتا تو فوراً ٹوکتا اور رہنمائی کرتا نماز کا وقت ہوتا تو اذان کہتا نماز کی امامت کرواتا اگر ہم میں سے کوئی نماز سے پیچھے رہتا یا لیٹ ہو جاتا تو وہ اسے ڈانٹ ڈپٹ کرتا اور نیکی کی تلقین کرتا تھا تمام سفروں میں اس کا ہمارے ساتھ یہی برتاؤ رہا۔ اسی طرح سمندری سفر کرتے کرتے ہم ہندوستان کے ایک جزیرے میں پہنچ گئے۔

ہم نے وہاں اقامت اختیار کر لی، سمندری مسافروں کا معمول تھا کہ وہ چند روز کسی مقام پر ٹھہر کر آرام کرتے اور طویل سفر کی تھکاوٹ دور کرتے۔ اس شہر کے بازاروں میں گھومتے پھرتے اور اپنے اہل وعیال اور اولاد کے لیے وہاں سے نادر قسم کی اشیاء خریدتے تھے اور سارا دِن گھوم پھر کر رات کو جہاز پر واپس آ جاتے تھے، ہمارے رفقاء سفر میں سے بعض لوگ برائیوں میں پھنس گئے وہ وہاں کے کھیل کود اور گناہ وزنا کے مقامات پر جاتے اور فسق و فجور کرتے مگر وہ صالح نوجوان جہاز سے نیچے نہ جاتا۔ وہ جہاز کی قابل اصلاح چیزوں کی مرمت کرتا رہتا۔ وہ رسے بانٹ بانٹ کر رکھتا۔ قابل مرمت لکڑیوں کی مرمت کراتا اور کمزور لکڑیوں کو باندھ کر مضبوط کرتا اور اللہ کی یاد، قرآن کی تلاوت اور نمازوں میں مصروف رہ کر اپنا وقت گزارتا۔

بیان کرنے والا آدمی بیان کرتے کرتے رونے لگا۔ اس کے آنسو اس کی داڑھی پر گر رہے تھے۔ وہ بولا کہ ایک سفر کے دوران وہ صالح نوجوان اپنے انہی کاموں میں مصروف تھا کہ رفقاء سفر میں سے ایک آدمی جو اپنی خواہشات کا پجاری تھا بد اعمالیوں میں مصروف رہتا تھا، عمدہ اخلاق کو چھوڑ کر عاداتِ بد کا خوگر ہو چکا تھا، اس نے اس نوجوان سے چپکے سے کہا تم جہاز میں کس لیے بیٹھے رہتے ہو....؟ باہر کیوں نہیں جاتے....؟ تم نیچے جا کر دیکھا کرو کہ تمہاری اس دنیا کے علاوہ بھی کوئی دنیا ہے، تم ایسی ایسی چیزیں دیکھو گے جس سے دِل کو خوشی ہوگی اور طبیعت بھی ان سے مانوس ہو جائے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گی۔ میں تم سے یہ تو نہیں کہتا کہ تم زنا اور اللہ کی ناراضگی کی جگہ پر جاؤ اور نہ تمہیں کسی شراب خانے یا کسی ایسی جگہ جانے کا کہتا ہوں۔ دوست ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا۔ تاہم تم تماشا گروں کو جا کر دیکھو، وہاں کیسے کیسے کرتب اور کھیل تماشے ہوتے ہیں اور وہ لوگ اپنے کرتب دکھاتے ہوئے ڈرتے نہیں، تم ہاتھی سواروں کو دیکھو گے وہ کیسے ہاتھی کی سونڈ کو سیڑھی بنا کر اپنے پاؤں اور ہاتھوں سے اس پر چڑھتے ہیں اور اسے ایک ٹانگ پر کھڑا کرتے ہیں۔ اسی طرح تم دیکھو گے کہ کرتب دکھانے والا کیسے میخوں پر چلتا اور تکالیف برداشت کرتا ہے اور کوئی آگ کے انگاروں کو کھجوروں کی طرح منہ میں ڈالتا ہے اور بحری پانی کو یوں پی جاتا ہے جیسے شیریں پانی پی رہا ہو۔

میرے بھائی! تم بھی نیچے جا کر لوگوں کو دیکھا کرو۔

اس نوجوان نے یہ باتیں سنیں تو اس کا دِل بھی للچایا۔ وہ بولا کیا تم جو کچھ کہتے ہو یہ سب کچھ دنیا میں ہوتا ہے....؟

اس بدکار دوست نے کہا: ہاں! ہاں! اس جزیرے میں تم نیچے جاؤ، تمہیں ایسی ایسی چیزیں دکھائی دیں گی جنہیں دیکھ کر تم خوش ہو جاؤ گے۔ وہ صالح نوجوان اپنے اس دوست کے ہمراہ جہاز سے نیچے آیا۔ شہر کی گلیوں اور بازاروں میں سے گزرتے ہوئے اسے ایک چھوٹی سی تنگ گلی میں لے گیا۔ چلتے چلتے وہ ایک چھوٹے گھر کے قریب پہنچے۔ وہ تو گھر کے اندر داخل ہو گیا اور اس نے اس نوجوان کو باہر رہ کر اس کا انتظار کرنے کا کہا اور کہا میں تھوڑی دیر کے بعد آؤں گا مگر خبردار! تم اس گھر کے قریب بالکل نہ آنا۔ وہ نوجوان اس گھر کے دروازے سے کچھ دور بیٹھ کر تلاوت اور یاد الٰہی میں اپنا وقت گزارنے لگا.....

اچانک اس نے ایک زوردار قہقہہ سنا اور دروازہ کھلا اور وہاں سے حیاء اور مروت سے عاری عورت باہر آئی۔ یہ کیا....؟ یہ تو وہی دروازہ ہے جس میں اس کا ساتھی داخل ہوا تھا۔ نوجوان کو شک گزرا تو وہ دروازے کے قریب چلا گیا۔ گھر کے اندر سے آنے والی چیخیں اس کے کانوں سے ٹکرائیں اور ایسی آوازیں مسلسل اس کے کانوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ٹکرائیں۔ اس نے دروازے میں موجود ایک سوراخ سے اندر جھانکا اور بار بار دیکھا تو اسے ایسے مناظر دکھائی دیئے جو اس نے آج سے قبل کبھی نہیں دیکھے تھے۔ اس کے بعد وہ اپنی جگہ واپس آ گیا۔ اس کا دوست باہر آیا تو اس سے برداشت نہ ہو سکا۔ اس نے فوراً پوچھا: تجھ پر افسوس! یہ کیا...؟ تمہارے یہ کام اللہ کو ناراض کرنے والے ہیں، اللہ کو یہ کام پسند نہیں۔

وہ بولا: اے اندھے! بے عقل! خاموش رہ۔ تجھے ان کاموں سے کچھ مطلب نہیں۔

بیان کرنے والا کہتا ہے کہ کافی رات گئے ہم جہاز میں واپس آئے تو وہ نوجوان ساری رات جاگتا رہا۔ وہ جو مناظر دیکھ آیا تھا وہ انہی کے متعلق سوچوں میں غرق رہا۔ شیطان کا تیر اُس کے دِل پر چل چکا تھا اور اس کی نظر اس کے دِل پر حاوی ہو چکی تھی۔ صبح ہوئی تو وہ نوجوان سب سے پہلے جہاز سے نکلا اور وہ آج بھی وہی مناظر دیکھنا چاہتا تھا۔ اس کے علاوہ اس کا کچھ بھی ارادہ نہ تھا۔ وہ اسی جگہ پہنچا۔ اس نے وہ مناظر ایک دفعہ دیکھے، دوسری دفعہ دیکھے، یہاں تک کہ دروازہ کھل گیا اور اس نے وہ سارا دِن وہیں گزار دیا۔ اگلا دِن بھی اس نے وہیں گزارا۔ جہاز کے منتظم نے اسے غیر حاضر پایا تو اس نے دریافت کیا کہ

مؤذن کہاں ہے....؟

ہمارا نماز کا امام کہاں ہے....؟

وہ صالح نوجوان کہاں ہے....؟

ان سمندری مسافروں میں سے کسی نے بھی اسے جواب نہ دیا۔ اس نے ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ اسے تلاش کریں۔ اسے اطلاع ملی کہ اسے فلاں آدمی فلاں جگہ پر لے گیا تھا۔ اس نے اس کو بلا کر اس کی خوب ڈانٹ پلائی اور کہا کیا تمہیں اللہ کا ڈر نہیں! تم اس کے عذاب سے نہیں ڈرتے۔ جلدی سے جا کر اس کو لے آؤ۔ وہ اسے بلانے کئی مرتبہ گیا، مگر بے فائدہ۔ واپس لانے کی تمام تدابیر اور کوششیں ناکام ہوئیں اور وہ اسے لانے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ کیونکہ وہ اس جگہ دِل لگا چکا تھا اور وہ ان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ واپس آنے سے انکاری تھا۔ جہاز کے منتظم کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا، اس نے کچھ آدمیوں کو حکم دیا کہ وہ اسے زبردستی واپس لائیں۔ انہوں نے اس کو زبردستی قابو کیا اور اٹھا کر جہاز میں لے آئے۔

راوی کہتا ہے کہ جہاز اپنے ملک کی طرف واپس روانہ ہوا۔ سب لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے اور وہ نوجوان جہاز کے کونے میں بیٹھ کر رونے اور آہ و بکا کرنے لگا۔ اتنا رو رہا تھا کہ قریب تھا کہ اس کا دِل پھٹ جاتا۔ لوگ اسے کھانا پیش کرتے مگر وہ کچھ نہ کھاتا۔ کافی دنوں تک اس کا یہی عالم رہا۔ ایک رات اس کی چیخیں اس قدر بلند ہوئیں کہ اہل جہاز میں سے کوئی بھی نہ سو سکا۔ جہاز کا منتظم اس کے پاس آیا اور اس سے کہا: ''اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر۔ بتا تو سہی تمہیں کیا ہوا ہے؟ تمہارے رونے اور چیخنے کی وجہ سے ہم تو سو بھی نہیں سکتے۔ تم پر افسوس! کس چیز نے تمہاری حالت بدل دی....؟ کس چیز نے تمہیں برباد کر دیا؟''

نوجوان نے حسرت بھرے لہجے میں اس سے کہا: ''آپ مجھے کچھ نہ کہیں، آپ نہیں جانتے مجھے کیا ہوا ہے....''۔

منتظم نے کہا: ''آخر مجھے بھی تو پتہ چلے کہ تمہیں کیا ہوا ہے؟''

بالآخر اس نوجوان نے اپنی شرم گاہ سے کپڑا ہٹا دیا، وہاں سے کیڑے نیچے گر رہے تھے۔ منتظم نے یہ حالت دیکھی تو ازحد پریشان ہوا، اس کا سر چکرا گیا اور اس نے اس کیفیت سے اللہ سے پناہ مانگی اور وہاں سے اُٹھ گیا۔

فجر سے کچھ دیر قبل جہاز والوں نے ایک زور دار چیخ سنی، جس کی وجہ سے سب لوگ بیدار ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی اس کی زندگی اس کا ساتھ چھوڑ گئی۔ لوگ اس کے اس برے انجام سے ششدر رہ گئے اور سب نے اللہ سے حسن خاتمہ کی دعائیں مانگیں۔ ❶

---

❶ بحوالہ بدکاروں کی زندگی کا عبرت ناک انجام (ص ۷۱ تا ۷۵)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ ازیں اگر کسی سے یہ غلطی سرزد ہو چکی ہے تو وہ اللہ سے معافی طلب کرے، اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہیں اور اگر اسلامی نظام عدالت قائم ہے تو پھر اپنے گناہ کا اعتراف کر کے اپنے اوپر حد جاری کروائے۔ کیونکہ حد لگنے سے انسان کے گناہ دھل جاتے ہیں اور وہ پاک ہو جاتا ہے۔

اس مقام پر ہم اختصار کے پیش نظر دو واقعات مختصر ذکر کرتے ہیں۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے پاک کر دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمھیں ہلاکت ہو، جاؤ اللہ سے استغفار کرو اور توبہ کرو۔ انھوں نے پھر تھوڑی دیر بعد واپس آ کر کہا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے پاک کرو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اسی طرح فرمایا۔ حتیٰ کہ چوتھی بار ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم کو کس چیز سے پاک کروں؟ انھوں نے کہا: زنا سے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق دریافت کیا کہ کیا یہ دماغی طور پر درست ہے؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا یہ مجنون یا پاگل نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا اس نے شراب تو نہیں پی ہوئی۔ تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر ان کا منہ سونگھا تو شراب کی بدبو محسوس نہ کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے زنا کیا ہے؟ انھوں نے کہا: ''ہاں''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو رجم کرنے کا حکم دے دیا۔

پھر ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کے متعلق لوگوں کی دو رائیں ہو گئیں۔ بعض نے کہا ماعز بن مالک ہلاک ہو گیا اور اس گناہ نے اسے گھیر لیا ہے۔ اور بعض نے کہا اس نے توبہ اچھی کی ہے اور اس کی توبہ بہت بڑی افضل ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت مجمع عام میں وعظ فرمایا اور ارشاد فرمایا:

«وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ! إِنَّهٗ لَفِیْ نَهْرٍ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِصُ فِيْهِ يَعْنِیْ مَاعِزًا».

''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! یقیناً وہ اس وقت جنت کی نہروں میں سے ایک نہر میں غوطے لگا رہا ہے، یعنی ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سیدنا بریدۃ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اِسْتَغْفِرُوا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ.... لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ». ❶

''ماعز بن مالک کے لیے بخشش کی دعا کرو یقیناً اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر اس کو ساری اُمت پر تقسیم کر دیا جائے تو تمام کو کافی ہو جائے''۔

ابوداوٗد شریف کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے باتیں کرنی شروع کیں جو ماعز کے لیے نازیبا تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کہا: ''کون ہے جو اس مردار گدھے کا گوشت کھائے گا''۔ تو انھوں نے کہا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! کون اس کو کھانا پسند کرے گا۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو تم نے ابھی اپنے بھائی کی عزت نفس کو مجروح کیا ہے وہ اس سے بھی زیادہ سخت ہے''۔ اور پھر فرمایا:

«وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّهُ الْآنَ لَفِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْقَمِسُ فِيهَا». ❷

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً اب وہ (ماعز) جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے''۔

......O......

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جہینہ قبیلہ کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، وہ زنا کی وجہ سے حاملہ تھی۔ تو اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں حد کی مستحق ہوں، لہٰذا آپ مجھ پر حد قائم کیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سرپرست کو بلایا اور فرمایا: ''اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور جب یہ بچے کو جنم دے تو پھر اسے لے کر آنا''۔ اس نے ایسا ہی کیا۔

پھر اس عورت کے متعلق حکم دیا تو اس کے کپڑوں کو مضبوطی سے باندھ دیا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو اسے رجم کر دیا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ

❶ صحیح مسلم، الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى (٤٤٠٧). و ابوداؤد، الحدود، باب المرأة التي امر النبی برجمها من جهينة (٤٤٤٢). مسند احمد (٣٤٨/٥). كنز العمال (٣٤١/١١، ٣٣٦٤٠). سنن الدارقطني (٧٤/٣) (٣١٥٦) و البيهقی فی الكبرى (٨٣/٦) و اصابة (١٧٣٦/٣) و ابن سعد فی الطبقات ٢٥/٢.

❷ ابوداؤد، الحدود، باب رجم ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ (٤٤٢٨).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ادا فرمائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے زنا کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھ رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَ هَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى».

''بلاشبہ اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر اسے مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کر دیا جائے تو یہ ان سب کو کافی ہو جائے اور کیا تم نے اس شخص سے افضل کسی کو دیکھا ہے جس نے اللہ کے لیے اپنی جان پیش کر دی ہو''۔

ابوداؤد شریف کی ایک روایت میں ہے کہ سیدنا خالد رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں میں سے تھے جو رجم کر رہے تھے، اچانک:

«فَوَقَعَتْ قَطْرَةٌ مِنْ دَمِهَا عَلٰى وَجْنَتِهٖ فَسَبَّهَا».

''اس کے خون کا ایک قطرہ خالد کی پیشانی پر جا گرا تو وہ برا بھلا کہنے لگے (کہ خود کو داغ دار کر لیا اور میرے دامن کو بھی آلودہ کر دیا)''۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَهْلًا يَا خَالِدُ! فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ». ❶

''اے خالد! ایسا مت کہو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس کی توبہ ایسی توبہ ہے، اگر اس کو تمام اہل ظلم (ظالم) لوگوں پر تقسیم کر دیا جائے تو ان کی مغفرت کا سبب بن جائے''۔

(صاحب مکس، ظالم اور خرید و فروخت میں زیادتی کرنے والے کو کہتے ہیں)۔

---

❶ صحيح مسلم، الحدود، باب من اعترف علٰى نفسه بالزنى (١٦٩٦).
ابوداؤد، الحدود، باب في المرأة التي امر النبي صلی اللہ علیہ وسلم برجمها من جهينة (٤٤٤٢) (٤٤٤١).
والترمذي (١٤٣٥). نسائي (٤/٦٣) والدارقطني (٣/١٠١) والدارمي (٢٣٢٥) واحمد (٤/٤١٩)
والبيهقي (٩/٢٢٥).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحبت میں بیوی کی دبر استعمال کرنے والا

ایسا شخص جو اپنی بیوی سے ہم بستری کے وقت دبر استعمال کرتا ہے — حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے قبل (فرج) کو حلال قرار دیا ہے — نظرِ رحمت سے محروم کر دیا جائے گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُم مُّلَاقُوهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴾ (سورة البقرة : ٢/٢٢٣)

''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو آؤ اور اپنے لیے (نیک اعمال) آگے بھیجو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تم اس سے ملنے والے ہو اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دیجئے''۔

''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں'' یہاں بیوی کو کھیتی سے تشبیہ دے کر یہ واضح کر دیا کہ نطفہ جو بیج کی طرح ہے صرف سامنے فرج ہی میں ڈالا جائے خواہ کسی بھی صورت میں ڈالا جائے، لیٹ کر، بیٹھ کر، پیچھے سے، بہرحال فرج ہی میں ڈالا جائے اور پیداوار یعنی اولاد حاصل کرنے کی غرض سے ڈالا جائے۔

''اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو آؤ'' اس کے مفہوم کے سمجھنے کے لیے مذکورہ بالا کلام اور آیت کا شانِ نزول سمجھا جا سکتا ہے۔

اس آیت کے شانِ نزول میں دو طرح کی احادیث وارد ہوئی ہیں:

① کہ یہودی کہا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس اس کے پیچھے سے آئے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے (ان کے اس خیال کی تردید میں) یہ آیت نازل ہوئی۔ ❶

---

❶ بخاری، التفسیر، تحت الآیة۔ ومسلم، النكاح، باب جواز جماعة امرأته في قبلها من قدامها ومن ورائها من غير تعرض للدبر.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگے کہ ''میں ہلاک ہو گیا''
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا ''تجھے کس چیز نے ہلاک کر دیا؟'' کہنے لگے ''میں
نے آج اپنی سواری پھیر لی''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا تا آنکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
پر یہ آیت نازل ہوئی (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا): ''آگے سے صحبت کرو یا پیچھے
سے مگر دبر میں یا حیض کی حالت میں مجامعت نہ کرو''۔ ❶

سابقہ کلام سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کے لیے اس کی بیوی سے صرف قبل (بچے کی پیدائش والی جگہ) استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔ جو انسان اللہ کے اس قانون کو توڑ کر اس کی دبر (پاخانے والی جگہ) کو استعمال کرتا ہے، اللہ تعالیٰ روز قیامت ایسے شخص کو نظر رحمت سے محروم کر دیں گے۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلٰى رَجُلٍ جَامَعَ امْرَأَتَهُ فِيْ دُبُرِهَا ». ❷

''اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیں گے جس نے اپنی بیوی سے اس کی پشت میں جماع کیا''۔

علاوہ ازیں دیگر کئی احادیث میں اس کی ممانعت موجود ہے:

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص حائضہ عورت سے ہمبستری کرے یا عورت کی دُبر میں جماع کرے یا کاہن (نجومی) کے پاس آئے تو اس نے گویا اُس دین کا انکار کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے''۔ ❸

---

❶ ترمذی، تفسیر القرآن، باب ومن سورة البقرة تحت الآية (۲۹۸۰).
و احمد (۱۸۹). یہ حدیث صحیح ہے۔

❷ ابن ماجه، النكاح، باب النهي عن اتيان النساء في أدبارهن (۱۹۲٤) و احمد (۲۱۳/۵) والطبراني في الكبير (۳۷۳٤) والبيهقي (۲۳/۵). شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔
إرواء الغليل (۲۰۰۵).

❸ سنن ترمذی، الطهارة، باب ما جاء في كراهية اتيان الحائض (۱۳۵) و ابوداؤد (۳۹۰٤) وابن ماجه (٦۳۹) و احمد (٤۰۸/۲).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
«مَنْ أَتَى امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ» ❶.
''جس شخص نے عورت سے اس کی پشت میں جماع کیا بلاشبہ وہ اس چیز سے بری ہو گیا جو اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی ہے''۔

③ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
«مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا» ❷.
''جو شخص عورت سے اس کی پشت میں جماع کرے وہ لعنتی ہے''۔

④ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی، پھر فرمایا:
«لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ» ❸.
''عورتوں کی پشتوں میں (جماع کے لیے) نہ آؤ''۔

لواطت کرنے والا

اللہ تعالیٰ نے انسان کی تسکین کے لیے عورت کو پیدا فرمایا اور پھر اس تسکین کے حصول کے لیے قواعد و ضوابط مقرر فرمائے۔ لیکن کچھ نافرمان، خوفِ الٰہی سے بیگانے، فطرت کے خلاف مردوں سے تسکین اور شہوت پوری کرتے ہیں جو انتہائی حرام اور کبیرہ گناہ ہے اور ایسے لوگ رحمت الٰہی سے محروم بھی کر دیئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ

❶ ابوداؤد. الطب. باب في الكاهن (٣٩٠٤) و ابن ماجه (٦٣٩) و صحيح ابي داؤد (٣٣٠٤).
❷ ابوداؤد. النكاح. باب في جامع النكاح (٢١٦٢) و ابن ماجه (١٩٢٣) واحمد (٢/٢٧٢). حديث حسن
❸ ابن ماجه . النكاح. باب النهي عن اتيان النساء في أدبارهن (١٩٢٤) والبيهقي (٥/٢٣). حديث صحيح.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰى رَجُلٍ أَتٰى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ». ❶

''اللہ تعالیٰ اس مرد کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا جو کسی مرد کو یا عورت کو (شہوت کی تکمیل کے لیے) دُبر سے آتا ہے''۔

آدمی اپنی بیوی کی دبر کو استعمال کرتا ہے تو وہ بھی نظر رحمت سے محروم ہو جائے گا جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی مرد مرد کی پیٹھ میں اغلام بازی (لواطت) کرتا ہے تو وہ بھی سخت سزا کا مستحق ہے کیونکہ یہ ایک کبیرہ گناہ ہونے کے ساتھ ساتھ فحش واہانت انگیز اور گھناؤنی حرکت ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی پاک کلام میں قوم لوط کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ مردوں سے جماع کرتے تھے، اسی سبب سے ہم نے ان کو طرح طرح کے عذابوں میں جکڑ دیا۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُونِ النِّسَاءِ ﴾ (سورة الاعراف: ۸۱/۷)

''تم عورتوں کو چھوڑ کر لڑکوں سے شہوت زنی کرتے ہو''۔

پھر فرمایا:

﴿ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴾

(سورة الاعراف: ۸٤/۷)

''اور ہم نے ان پر خاص قسم کی بارش برسائی پس دیکھو تو سہی ان مجرموں کا انجام کیا ہوا''۔

ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

﴿ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيلٍ مَّنْضُودٍ ﴾ (سورة هود: ۸۲/۱۱)

''ہم نے ان پر تہ بہ تہ پتھروں کی بارش برسائی''۔

---

❶ ترمذی۔ الرضاع۔ باب ماجاء فی کراھیة اتیان النساء فی ادبارھن: ۱۱٦۵.
صحیح الجامع الصغیر: ۷۸۰۱. شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے پہلے فرمایا:

﴿ جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا ﴾ (سورۃ هود: ۱۱/۸۲)

''ہم نے اس بستی کو الٹ کر نیچے اوپر کر دیا''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ ». ❶

''اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو ملعون قرار دیا ہے جو قوم لوط کا قبیح عمل (لواطت) کا مرتکب ہوتا ہے''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر تم قومِ لوط کا عمل کرتے ہوئے (لواطت کرتے ہوئے) کسی کو پاؤ تو اوپر والے اور نیچے والے (فاعل، مفعول) دونوں کو قتل کر دو''۔ ❷

جھوٹی قسمیں کھا کر سامان بیچنے والا

روز قیامت جن اشخاص کو رحمت الٰہی سے محروم کر دیا جائے گا ان میں ایک وہ شخص بھی ہے جو سودا سلف بیچتے وقت جھوٹی قسمیں کھاتا ہے، جیسا کہ دور حاضر میں ہر ریڑی والے، دوکاندار اور بازار میں سامان بیچنے والے ہر شخص کی عادت بن چکی ہے، کتنی جرأت ہے اس آدمی کی جو اللہ کے نام کی قسم اٹھاتا ہے جو حقیقت میں جھوٹی ہوتی ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

« ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا

---

❶ مستدرك حاكم. الحدود. باب من وقع على ذاتِ محرم (٤/٣٥٦).

الصحيحة (٣٤٦٢)، احمد (١/٢٨٢٠).

❷ ترمذي. الحدود. باب في حد اللوطي (١٤٥٦).

صحيح الترغيب والترهيب (٢٤٢٢).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ».

''قیامت کے دِن تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ نہ تو کلام کریں گے نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھیں گے اور نہ ہی ان کو پاک کریں گے بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا''۔

① اَلْمُسْبِلُ

شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا

② وَالْمَنَّانُ

احسان اور نیکی کر کے جتلانے والا

③ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ

جھوٹی قسم اٹھا کر اپنا سامان بیچنے والا۔ ❶

معلوم ہوا کہ خرید وفروخت میں جھوٹی قسم اٹھانے والا رحمت الٰہی سے محروم ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اس کے رزق سے برکت اٹھ جاتی ہے خواہ وہ خرید وفروخت میں جھوٹ بولے یا جھوٹی قسم اٹھائے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

«إِنَّ التُّجَّارَ هُمُ الْفُجَّارُ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! أَلَيْسَ قَدْ أَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ؟ قَالَ: «بَلَى وَلٰكِنَّهُمْ يَحْلِفُونَ فَيَأْثَمُونَ وَيُحَدِّثُونَ فَيَكْذِبُونَ». ❷

''یقیناً تاجر گنہگار ہیں''۔ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال نہیں کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیوں نہیں، لیکن یہ لوگ قسمیں کھاتے ہیں اور گنہگار ہوتے ہیں اور بات کرتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں''۔

---

❶ صحيح مسلم، الإيمان، باب غلظ تحريم اسبال الازار والمن بالعطية (٣٠٦) (١٥٤). وابوداؤد (٤٠٨٧) والترمذي (١٢١١).

❷ صحيح الترغيب، البيوع، باب ترغيب التجار في الصدق (١٧٨٦) والحاكم (٦/٢).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ بازار میں ایک شخص نے ایک سامان دکھا کر قسم کھائی کہ اس کی اتنی قیمت لگ چکی ہے (جیسا کہ آج کل عام ہے) حالانکہ اس کی اتنی قیمت نہیں لگی تھی۔ اس قسم سے اس کا مقصد ایک مسلمان کو دھوکہ دینا تھا۔ اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾ (سورة آل عمران : ٣/٧٧)

”بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے بات چیت کرے گا نہ ان کی طرف قیامت کے دن نظر رحمت سے دیکھے گا نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے“۔ ❶

مسند احمد میں ہے کندہ قبیلے کے ایک شخص امرؤ القیس بن عامر کا جھگڑا ایک حضرمی شخص سے زمین کے بارے میں تھا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرمی اپنا ثبوت پیش کرے۔ اس کے پاس کوئی ثبوت نہ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اب کندی قسم کھا لے“، تو حضرمی کہنے لگا: ”اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جب اس کی قسم پر ہی فیصلہ ٹھہرا تو ربّ کعبہ کی قسم یہ میری زمین لے جائے گا“۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص جھوٹی قسم سے کسی کا مال اپنا کرے گا تو جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا، اللہ اس سے ناخوش ہوگا“۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ ﴾ تو امرؤ القیس رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر تو کوئی چھوڑ دے تو اسے اجر کیا ملے گا؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت“۔ تو کہنے لگے: ”اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! گواہ رہیے کہ میں نے وہ ساری زمین اس کے نام چھوڑی“۔ ❷

---

❶ صحيح بخاري، البيوع، باب ما يكره من الحلف في البيع (٢٠٨٨).

❷ النسائي في الكبرى (٥٩٩٦) و احمد (١٩٢/٤)۔ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تین شخصوں سے جناب باری تعالیٰ قیامت والے دِن بات نہ کرے گا، نہ ان کی طرف دیکھے گا، نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دکھ درد کے عذاب ہیں: ایک وہ شخص جس کے پاس بچا ہوا پانی ہے پھر وہ کسی مسافر کو نہیں دیتا۔ دوسرا وہ جو مسلمان بادشاہ سے بیعت کرتا ہے اس کے بعد اگر وہ اسے مال دے تو پوری کرتا ہے اگر نہیں دیتا تو نہیں کرتا''۔ ❶

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَ حَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ». ❷

''جس کسی نے کسی مسلمان آدمی کا ناحق مال قسم کھا کر حاصل کر لیا اللہ نے اس پر جہنم کی آگ کو واجب کر دیا ہے اور جنت کو حرام کر دیا ہے''۔

صحابی رسول نے کہا: ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگرچہ وہ تھوڑی سی چیز ہو''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہاں! اگرچہ وہ ایک درخت کی شاخ ہی کیوں نہ ہو''۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف نکلتے تھے اور ہم تاجر تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

«يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ». ❸

''اے تاجروں کی جماعت! جھوٹ سے بچا کرو''۔

---

❶ ابوداؤد. البيوع. باب فى منع الماء (٣٤٧٤). والترمذى. السير. باب ما جاء فى نكث البيعة (١٥٩٥). مسند احمد (٢/٤٨٠). وابن حبان (٤٩٠٨). یہ حدیث صحیح ہے۔

❷ صحيح مسلم. الإيمان. باب وعيد من اقتطع حق مسلم بيمين فاجرة (٣٧٠).

❸ صحيح الترغيب. البيوع. باب ترغيب التجار فى الصدق (١٧٩٣). اس کی سند صحیح ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عموماً خرید و فروخت میں درست بیانی اور دھوکے سے اجتناب کی وصیت کیا کرتے تھے۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک ارشاد فرمایا:

«اَلتَّاجِرُ الْأَمِيْنُ الصَّدُوْقُ الْمُسْلِمُ مَعَ الشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». ❶

''امانت دار، سچا اور مسلمان تاجر قیامت کے دِن شہداء کے ساتھ ہوگا''۔

ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والے

جو شخص اپنی شلوار، ازار، پتلون یا چادر وغیرہ ٹخنوں سے نیچے لٹکاتا ہے، روزِ قیامت وہ اللہ کی نظر رحمت سے محروم ہوگا کیونکہ ایک تو اس سے نظافت نہیں رہتی اور دوسرا تکبر کی بو ایسا کرنے سے آتی ہے۔ جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ». ❷

''اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیں گے جس نے تکبر سے اپنا کپڑا لٹکایا''۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے نہ تو کلام کریں گے نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھیں گے اور نہ ہی ان کو گناہوں سے پاک کریں گے بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا: (۱) ٹخنوں سے نیچے تہبند لٹکانے والا (۲) احسان جلانے والا (۳) جھوٹی قسم کے ذریعے اپنا سودا بیچنے والا''۔ ❸

---

❶ صحيح الترغيب (١٧٨٣)، ايضًا. و ابن ماجه (٢١٣٩).

❷ بخاري. اللباس. باب قول الله تعالٰى ﴿قل من حرم زينة الله التي اخرج لعباده﴾ (٥٧٨٣) ومسلم (٢٠٨٥) وابوداؤد (٤٠٨٥) والترمذي (١٧٣٠) وابن ماجه (٣٥٦٩) وابن حبان (٥٤٤٣).

❸ صحيح مسلم. الايمان. باب بيان غلظ تحريم إسبال الإزار والمن بالعطية (١٠٦) وابوداؤد (٤٠٨٧) وترمذي (١٢١١).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شلوار ٹخنوں سے نیچے رکھنا تکبر ہے اور اگر کوئی شخص یہ بات کہتا ہے کہ میں تکبر کی وجہ سے نہیں لٹکاتا تو اس کا یہ بات کہنا ہی غلط ہے، کیونکہ شلوار ٹخنوں سے نیچے جانا ہی تکبر ہے۔ جیسا کہ جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ وَ إِيَّاكَ وَ إِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمُخِيلَةِ وَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُخِيلَةَ». ❶

''اور اپنی چادر نصف پنڈلی تک اونچی رکھو، اگر نہیں مانتے تو ٹخنوں تک، اور چادر لٹکانے سے بچو کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ یہ تکبر سے ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا''۔

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عام ہے اگر کوئی آدمی تکبر کی غرض سے کپڑا نہیں لٹکاتا ویسے ہی نیچے ہو جاتا ہے تو یہ بھی نقصان دہ ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ». ❷

''تہبند کا جتنا حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ آگ میں ہوگا''۔

اگر کسی کا کپڑا بے خیالی میں ڈھلک جاتا ہے اور ٹخنوں سے نیچے ہو جاتا ہے اور خیال آنے پر وہ فوراً اوپر کر لیتا ہے تو ایسا شخص ان وعیدوں میں شامل نہیں ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، ان کا قد جھکا ہوا تھا، چلنے یا ملنے جلنے سے ان کا تہبند ڈھلک جاتی تھی اور ٹخنوں سے نیچے ہو جاتی تھی۔ جب انھوں نے فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سنے تو بھاگے ہوئے آئے اور فرمایا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میری چادر کا ایک کنارہ لٹک جاتا ہے، سوائے اس کے کہ میں اس کا خاص خیال رکھوں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ ابوداؤد. اللباس. باب ما جاء في إسبال الإزار (٤٠٨٤). صحیح ابی داؤد (٣٤٤٢).

❷ صحیح بخاری. اللباس. باب ما اسفل من الكعبين فهو في النار (٥٧٨٧) و احمد (٢/٤١٠).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«إِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خُيَلَاءَ». ❶

''تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو یہ کام تکبر سے کرتے ہیں''۔

مومن کا ازار ہمیشہ نصف پنڈلی تک یا اس سے نیچے ٹخنوں سے اوپر ہونا چاہیے، ٹخنوں سے نیچے مومن کا ازار نہیں ہوتا۔ جیسا کہ مروی ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِعَضَلَةِ سَاقِي أَوْ سَاقِهِ فَقَالَ: «هٰذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ فَإِنْ أَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ». ❷

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کا موٹا حصہ پکڑا اور فرمایا:

''چادر کی جگہ یہ ہے، اگر نہ مانو تو اس سے کچھ نیچے، اگر یہ نہ کرنا چاہو تو چادر کا ٹخنوں میں کوئی حق نہیں''۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلٰى نِصْفِ السَّاقِ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ». ❸

''مومن کے چادر باندھنے کی حالت نصف پنڈلی تک ہے اور اس کے اور ٹخنوں کے درمیان اس پر کوئی گناہ نہیں، جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے، جو شخص تکبر سے اپنی چادر لٹکائے اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھے گا نہیں''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں نماز ادا کر رہا تھا اور اس کی چادر ٹخنوں سے نیچے تھی، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہا:

---

❶ صحيح بخاري (٥٧٨٤). یہ قصہ فتح الباری میں تفصیلاً موجود ہے۔ فتح الباری (٢٦٦/١٠).

❷ صحيح ترمذي. اللباس. باب في مبلغ الإزار (١٤٩٥).

❸ ابوداؤد. اللباس. باب في قدر موضع الإزار (٤٠٩٣) و صحيح الجامع الصغير (٩٢١).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''نماز چھوڑ اور جا کر دوبارہ وضو کر کے آ''۔

وہ گیا اور وضو کر کے آیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جا اور جا کر وضو کر کے آ''۔

اس نے کہا:

''اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا معاملہ ہے؟ آپ مجھے (بار بار) وضو کرنے کا حکم کرتے ہیں''۔

پھر وہ کچھ دیر خاموش رہا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ». ❶

''یقیناً یہ نماز اس حالت میں پڑھ رہا ہے کہ اس کی چادر ٹخنوں سے نیچے ہے اور اللہ تعالیٰ اس بندے کی نماز قبول نہیں فرماتے جس کی شلوار ٹخنوں سے نیچے ہو''۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مجلس میں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْأَسَدِيُّ لَوْ لَا طُوْلُ جُمَّتِهِ وَ إِسْبَالُ إِزَارِهِ». فَبَلَغَ ذٰلِكَ خُرَيْمًا فَعَجِلَ فَأَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ إِلٰى أُذُنَيْهِ وَ رَفَعَ إِزَارَهُ إِلٰى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ. ❷

''خریم اسدی بہت اچھا آدمی ہے اگر بالوں کو جو کندھوں سے بڑھے ہوئے ہیں ان کو چھوٹا کرے اور تہبند کو ٹخنوں سے اوپر کر لے''۔ جب ان کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے جلدی سے قینچی پکڑی اور بالوں کو کاٹ کر کندھوں سے کانوں تک کر لیا اور اپنی تہبند کو اٹھا کر نصف پنڈلی تک کر لیا۔

یاد رہے! کپڑا لٹکانے پر یہ وعید مرد و زن دونوں کے لیے یکساں ہے۔ البتہ

---

❶ ابوداؤد، اللباس، باب ما جاء في إسبال الإزار (٤٠٨٦). شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن کہا ہے۔

❷ ابوداؤد، اللباس، باب ما جاء في إسبال الإزار (٤٠٩١).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواتین اپنے ٹخنوں کو ڈھانپیں گی اس سے نیچے بہت زیادہ کپڑا نہیں لٹکائیں گی جیسا کہ دورِ حاضر میں غیروں کی دیکھا دیکھی مسلم خواتین نے شروع کر دیا ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ عورتیں اس بارے میں کیا کریں (یعنی آپ نے تو ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا منع کیا ہے)۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کہ وہ ایک بالشت کپڑا لٹکا لیا کریں''۔

اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر پھر بھی عورتوں کے قدم نظر آتے ہوں تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک ہاتھ لمبا کپڑا لٹکا لیا کریں، لیکن اس سے زیادہ نہ لٹکائیں''۔ [1]

ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے کے کئی ایک نقصان ہیں جن میں سے تین نمایاں ہیں:

① تکبر کی بو آتی ہے۔

② اسراف ہوتا ہے۔

③ نجاست لگنے کا اندیشہ رہتا ہے، نظافت نہیں رہتی۔

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ﴾ (سورة النسآء : ٣٦/٤)

''یقیناً اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والے شیخی خور کو پسند نہیں فرماتے''۔

﴿ وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴾ (سورة الاعراف : ٣١/٧)

''اور فضول خرچی نہ کرو وہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا''۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی شہادت کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب امیر المومنین کو پیٹ میں خنجر مارا گیا تو انہیں اٹھا کر گھر لایا گیا۔ ہم بھی ساتھ تھے۔ نبیذ لائی گئی، انھوں نے پی لی تو پیٹ سے نکل گئی۔ پھر دودھ لایا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے پیا تو وہ بھی زخم کے راستے نکل گیا۔ لوگوں کو یقین ہوگیا آپ رضی اللہ عنہ

---

[1] ترمذي. اللباس (١٦٥٣). والنسائي (٥٢٤١).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوت ہو جائیں گے۔ اب ہم ان کے پاس داخل ہوئے اور لوگ بھی رونے لگے اور ان کی تعریف کرنے لگے۔ ایک نوجوان آیا، اس نے کہا: امیر المومنین! اللہ کی طرف سے خوشخبری کے ساتھ خوش ہو جایئے، آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور اسلام میں پیش قدمی کی جو نعمت حاصل ہوئی آپ کو معلوم ہی ہے، پھر آپ حاکم بنے تو عدل کیا، پھر شہادت نصیب ہوئی۔ فرمانے لگے میں تو یہ پسند کرتا ہوں یہ سب کچھ برابر برابر رہ جائے نہ مجھ پر بوجھ ہو نہ میرے لیے کچھ ہو۔ جب وہ واپس جانے لگا تو اس کی چادر زمین پر لگ رہی تھی۔ فرمایا: ''اس نوجوان کو میرے پاس واپس لاؤ''۔ پھر اس سے فرمایا:

«يَا ابْنَ أَخِيْ! اِرْفَعْ ثَوْبَكَ فَإِنَّهُ أَنْقَى لِثَوْبِكَ وَ أَتْقَى لِرَبِّكَ».[1]

''بھتیجے! اپنا کپڑا اوپر اٹھا لو، کیونکہ یہ تمہارے کپڑے کو زیادہ صاف رکھنے کا باعث ہے اور تمہارے پروردگار سے زیادہ ڈرنے کا باعث ہے (واہ! کس حالت میں کیا نصیحت....!)''۔

مرد و زن باہم ایک دوسرے کی مشابہت کرنے والے

ایسے مرد و عورت جو باہم ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرتے ہیں روزِ قیامت رحمت الٰہی سے محروم کر دیئے جائیں گے اور یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کو ملعون کہا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

''تین آدمیوں کی طرف روزِ قیامت اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائے گا''۔

① اَلْعَاقُ: والدین کا نافرمان

② وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ: مردوں کی مشابہت کرنے والی عورت

③ وَالدَّيُّوثُ: دیوث۔[2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

---

[1] صحيح بخاري. فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب قصة البيعة والاتفاق على عثمان بن عفان رضي الله عنه (٣٧٠٠).

[2] النسائي. الزكاة، باب المنان بما أعطى (٢٥٦٢) (٢٥١٥) صحيح الترغيب (٢٠٧٠). و صحيح الجامع الصغير (٣٠٧١) و احمد (١٣٤/٢).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ». ❶

''رسول اللہ ﷺ نے مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں اور عورتوں کی مشابہت کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے''۔

مولانا داؤد راز صاحب اپنی شرح بخاری میں لکھتے ہیں کہ آج اس فیشن کے زمانہ میں گھر گھر میں یہی معاملہ نظر آ رہا ہے۔ خاص طور پر کالج زدہ لڑکے لڑکیاں ان بیماریوں میں عموماً مبتلا ہیں اور ایک جدید لعنی ہپی ازم رواج پکڑ رہا ہے جس میں لڑکے اور لڑکیاں عجیب وغریب شکل وصورت بنا کر بالکل ہونق بنے ہوئے نظر آتے ہیں۔ شریعت اسلامی میں ان تکلّفات کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی دوسری روایت میں ہے کہ:

«لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَآءِ وَ قَالَ أَخْرِجُوْهُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ». ❷

''رسول اللہ ﷺ نے (عورتوں کی مشابہت اختیار کر کے) عورت بننے والے مردوں پر اور (مردوں کی مشابہت اختیار کر کے) مرد بننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا ان زنانہ بننے والے مردوں کو اپنے گھروں سے باہر نکال دو''۔

عورتوں کے لیے مردوں کی ہر طرح کی مشابہت ممنوع ہے خصوصاً لباس میں، کیونکہ یہ ایک ظاہری امتیازی شعار ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

«لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةُ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ». ❸

''رسول اللہ ﷺ نے عورتوں جیسا لباس پہننے والے مرد اور مردوں جیسا لباس پہننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے''۔

---

❶ صحیح بخاری۔ اللباس۔ باب المتشبهين بالنساء والمتشبهات بالرجال (٥٨٨٥)۔ و احمد (١/٣٣٠)۔

❷ صحیح بخاری۔ اللباس۔ باب اخراج المتشبهين بالنساء من البيوت (٥٨٨٦) (٥٤٣٦)۔

❸ ابوداؤد۔ اللباس۔ باب فی لباس النساء (٤١٠٠)۔ صحيح ابی داؤد (٣٤٥٤)۔ و احمد (٢/٣٢٥) (٧٩٥٨)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج مسلم معاشرے میں اکثر خواتین میڈیا میں مغربی تہذیب کو دیکھ کر اس کو اپنانے کی کوشش کرتی ہیں، مثلاً غیر مسلم خواتین کی دیکھا دیکھی باریک لباس، جو انتہائی مختصر، چست یا بہت زیادہ باریک جس سے عورت کے نشیب و فراز، ٹانگیں، پیٹ، پہلو اور سینہ سب نمایاں ہوتا ہے اور پتلون وغیرہ پہننا شروع کر دیتی ہیں جس سے فتنوں کی آگ بھڑکتی ہے جو کہ نشیمن کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ ایسی ہی عورتوں کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا:

«رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ». ❶

''بہت ساری دنیا میں کپڑے پہننے والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی''۔

نیز حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ». ❷

''جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انہیں سے ہے''۔

جھوٹ بولنے والے حکمران

جھوٹ ایک قبیح فعل ہے جو ہر ایک کے لیے یکساں حرام ہے۔ وہ چھوٹا ہو یا بڑا، وہ فقیر ہو یا امیر، لیکن ایک بادشاہ (حکمران) سے اس کا ارتکاب زیادہ قبیح ہے۔ اس لئے کہ وہ تو ہر طرح کے اختیار و وسائل سے بہرہ ور ہوتا ہے، اسے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس کے باوجود وہ جھوٹ بولتا ہے۔ لوگوں سے غلط بیانی کرتا ہے تو یہ بھی خوفِ الٰہی اور اس کے فساد مزاج کے فقدان کی دلیل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: شَيْخٌ زَانٍ وَ مَلِكٌ كَذَّابٌ وَ عَائِلٌ مُتَكَبِّرٌ». ❸

---

❶ صحيح بخاری، الادب (٦٢٠٨) والترمذی، الفتن (٢١٢٢) و احمد (٢٥٣٢٤).

❷ ابوداؤد، اللباس (٤٠٣١). صحيح ابی داؤد (٣٤٠١). اس روایت کی سند حسن ہے۔
فتح الباری (٢٢٢/١٠). ارواء الغليل (١٢٦٩). تحفة الاشراف (٢٧٥/٦).

❸ صحيح مسلم، الايمان، باب بيان غلظ تحريم إسبال الإزار (١٠٧).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ روز قیامت نہ کلام کرے گا نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا: بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ اور متکبر فقیر''۔

جھوٹ کی مذمت بیان کرتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے:

﴿ اِنَّمَا یَفْتَرِی الْكَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴾ (سورة النحل : ١٦/١٠٥)

''جھوٹ وافتراء تو وہی باندھتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں ہوتا، یہی لوگ جھوٹے ہیں''۔

﴿ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِیْنَ ﴾ (سورة آل عمران : ٣/٦١)

''پس ہم جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجتے ہیں''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«وَ إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَ إِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَ يَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا». ❶

''جھوٹ سے بچو، اس لیے کہ جھوٹ برائیوں کی طرف لے جاتا ہے اور برائیاں جہنم کی آگ تک لے جاتی ہیں اور انسان جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''منافق کی تین نشانیاں ہیں:

① إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ جب بات کرے تو جھوٹ بولے

② وَ إِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے

③ وَ إِذَا ائْتُمِنَ خَانَ اور جب اس کو امانتدار سمجھا جائے تو خیانت کرے''۔ ❷

---

❶ صحیح مسلم، البر والصلة والآداب، باب قبح الكذب وحسن الصدق وفضله (٢٦٠٧)، بخاری (٦٠٩٤)۔

❷ صحیح مسلم، الإیمان، باب خصائل المنافق (٥٩)، بخاری (٦٠٩٩)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیّوث

دَیُّوث ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو بے غیرت باپ کا بے غیرت بیٹا ہو، وہ اپنی ہی بہو بیٹی بہن کو بے پردہ دیکھ کر خوش ہوتا اور انہیں بے حیائی، فحاشی، زنا کاری اور برے کاموں سے روکتا نہ ہو۔ یعنی بے حیائی کو فروخ دینے والا آدمی دیوث ہے حالانکہ اسلام نے عورت کا مسکن چار دیواری بنایا ہے اور اسے برائی اور بے پردگی سے روکا ہے۔ جیسا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

«اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا شَيْطَانٌ». ❶

”عورت سرتا پاؤں پردہ کی چیز ہے، جب وہ باہر (بے پردہ) نکلتی ہے تو شیطان اس کو بہکانے کی تاک میں رہتا ہے اور لوگوں کی نظروں میں اسے مزین کر کے دکھاتا ہے“۔

نیز ایسے بے حیا اور فحش کاری کو فروغ دینے والے کو روزِ قیامت رحمت الٰہی سے محروم کر دیا جائے گا۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

”تین آدمیوں کی طرف روزِ قیامت اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائے گا: والدین کا نافرمان، مردوں کی مشابہت کرنے والی عورت، اور دیوث“۔ ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

«ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوْثُ الَّذِيْ يُقِرُّ فِيْ اَهْلِهِ الْخَبَثَ». ❸

”تین آدمیوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے: ہمیشہ شراب پینے والا، والدین کا نافرمان اور دیوث جو اپنے اہل وعیال میں خباثت (بے حیائی) کو برقرار رکھتا ہے“۔

---

❶ ترمذی. الرضاع. باب المرأة عورة (۲۰۸/۲). مشكوة للالبانی (۳۱۰۹). یہ روایت صحیح ہے۔

❷ النسائی. الزكاة. باب المنان بما أعطى (۲۵۶۳). صحيح الجامع الصغير (۳۰۷۱).

❸ مسند احمد (۶۹/۲). صحيح الجامع الصغير (۳۰۵۲). نسائی (۸۵/۵). صحيح الترغيب (۲۵/۲). شیخ البانی رَحِمَہُ اللّٰہُ نے اسے صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعب الایمان میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! شرابی کو تو ہم جانتے ہیں لیکن دیوث کیا ہوتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلَّذِیْ لَا یُبَالِیْ مَنْ دَخَلَ عَلٰی أَھْلِهٖ». ❶

''وہ شخص جس کو یہ پرواہ ہی نہ ہو کہ اس کے گھر میں کون داخل ہوا ہے''۔

طبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلثَّلَاثَةُ الَّذِیْنَ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَالْعَاقُّ بِوَالِدَیْهِ وَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْمَنَّانُ بِمَا أَعْطٰی». ❷

''وہ تین شخص جن کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائیں گے وہ یہ ہیں: والدین کا نافرمان، ہمیشہ شراب پینے والا، کچھ دے کر احسان جتلانے والا''۔

جھوٹی قسمیں کھانے والا

دنیائے فانی کے فوائد کے حصول کے لیے اللہ کی جھوٹی قسمیں اٹھانے والے روز قیامت اللہ ان سے ناراض ہوں گے اور یہ لوگ رحمت الٰہی سے محروم کر دیئے جائیں گے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ أَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا أُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَ لَا یَنْظُرُ إِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِیْمٌ﴾ (سورة آل عمران: ٣/٧٧)

''یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ تعالیٰ ان سے نہ تو بات چیت کرے گا نہ ان کی طرف قیامت کے دن دیکھے گا نہ انہیں پاک کرے گا

---

❶ شعب الإیمان (١٠٨٠١).

❷ الطبرانی فی الکبیر (٤٩٤/٥)، یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح الجامع الصغیر (٣٠٧١)، والصحیحة (٦٧٤)، والنسائی. الزکاة ٢٥٦٢.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے''۔

ایسی جھوٹی قسم کو یمین الغموس (ڈبو دینے والی قسم) کہتے ہیں۔ اور اسے رسول اللہ ﷺ نے کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«اَلْکَبَائِرُ: اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ». ❶

''کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، ناحق کسی جان کو قتل کرنا، اور جھوٹی قسم کھانا''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنِ صَبْرٍ یَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ فِیْهَا فَاجِرٌ لَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ». ❷

''جو آدمی دلیری کر کے ایسی قسم اٹھاتا ہے کہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر سکے، اور وہ قسم اٹھانے میں جھوٹا بھی ہے، جب اس کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوگی تو وہ اس پر سخت ناراض ہوگا''۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں منافقین کی صفات شمار کرتے ہوئے یہ بھی ایک منافقین کی صفت شمار کی ہے کہ وہ اپنے تحفظ کی خاطر جھوٹی قسمیں اٹھاتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اتَّخَذُوْٓا اَیْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴾

(سورة المجادلة : ٥٨/١٦)

''ان لوگوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور وہ اللہ کی راہ سے رک گئے ہیں سو ان کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے''۔

---

❶ صحیح بخاری۔ الأیمان والنذور۔ باب یمین الغموس (٦٦٧٥) والترمذی (٣٠٢١) والنسائی (٤٠٢٢، ٤٨٨٣، ١٢١) تحفة الاشراف (٨٨٣٥)۔

❷ صحیح بخاری۔ التفسیر۔ باب قول اللہ تعالیٰ: ﴿إِنَّ الَّذِینَ یَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ...﴾ (٤٢٧٥)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکبر کرنے والا فقیر

فخر و غرور اللہ رب العزت کی صفت ہے جو کسی غیر کے لیے جائز نہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَلْعِزُّ إِزَارِیْ وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَائِیْ فَمَنْ يُنَازِعُنِیْ عَذَّبْتُهٗ» . ❶

''عزت میرا پہناوا ہے اور بڑائی میری چادر ہے، پس جو بھی ان میں سے کوئی ایک چیز بھی مجھ سے کھینچے گا میں اسے عذاب میں مبتلا کر دوں گا''۔

یعنی غرور و تکبر کسی کے لیے بھی جائز نہیں، لیکن اگر ایک فقیر جو کبر اور برتری کے اسباب سے ہی محروم ہے، پھر بھی وہ تکبر کرتا ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ وہ احکام الٰہی اور خشیت الٰہی سے بے نیاز ہے۔ اس لیے ایک مالدار کے مقابلہ میں اس کا تکبر زیادہ قبیح و شنیع ہے اور اسی لیے اس شخص کو رحمت الٰہی سے بھی محروم کر دیا جائے گا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ روزِ قیامت نہ کلام کرے گا نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا: ① بوڑھا زانی ② جھوٹا حکمران ③ متکبر فقیر (غریب)''۔ ❷

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دِل میں ایک ذرّے کے برابر بھی تکبر ہے''۔

ایک آدمی نے سوال کیا (اے اللہ کے رسول ﷺ!) آدمی کو یہ پسند ہوتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اور اس کے جوتے اچھے ہوں۔ آپ ﷺ نے جواب دیا:

---

❶ صحیح مسلم۔ البر والصلة۔ باب تحريم الكبر (٢٦٢٠)، و ابن ماجه۔ الزهد۔ باب البراءة من الكبر والتواضع۔ والصحيحة (٥٤١)۔

❷ صحيح مسلم۔ الإيمان۔ باب غلظ تحريم إسبال الإزار (١٠٧)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبْرُ بَطَرُالْحَقِّ وَ غَمْطُ النَّاسِ». ❶

”یقیناً اللہ صاحب جمال ہے اور جمال (خوبصورتی) پسند کرتا ہے، تکبر تو یہ ہے کہ حق بات کو ٹھکرانا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا“۔

اکڑے ہوئے سر سے تکبر کا اظہار ہوتا ہے
ادب سے جھکا ہوا سر ہی با وقار ہوتا ہے
کسی پھلدار پیڑ کا نظارہ تو بھی کر لینا
جھکا ہوتا ہے وہی شجر جو پھلدار ہوتا ہے

...... ◯ ......

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ». ❷

”کیا میں تمہیں جہنمیوں کی خبر نہ دوں؟ ہر سرکش، بخیل اور متکبر جہنمی ہے“۔

صحیح بخاری میں ہے کہ ایک آدمی نے سرخ حلہ پہنا ہوا تھا اور اکڑ اکڑ کر زمین میں تکبر کے ساتھ چل رہا تھا:

«خَسَفَ اللّٰهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». ❸

”اللہ تعالیٰ نے اسے دھنسا دیا، وہ قیامت تک زمین میں دھنستا جائے گا“۔

اسی لیے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ﴾ (سورة الاسراء: ٣٧/١٧)

”اور زمین میں اکڑ کر مت چل“۔

---

❶ صحيح مسلم، الإيمان، باب تحريم الكبر و بيانه (٢٦٥).

❷ صحيح بخاري، الادب، باب الكبر (٦٠٧١).

❸ صحيح بخاري، اللباس، باب من جر ثوبه من الخيلا (٥٧٩٠).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیوی مقاصد کی خاطر امام کی بیعت کرنے والا

کسی سے بیعت صرف اس نقطۂ نظر سے کی جاتی ہے کہ اس کی بات کو سنا اور مانا جائے اور اس کے ساتھ خیر خواہی کی جائے اور اس کے امور میں اس کا معاون ثابت ہوا جائے۔ لیکن اگر کوئی مفاد پرستی اور دنیوی فوائد کے حصول اور انعام و اکرام کے لالچ میں بیعت کرتا ہے تو ایسا شخص منافق بھی ہے اور خائب و خاسر بھی اور یہ آدمی روز قیامت رحمت الٰہی سے بھی محروم کر دیا جائے گا۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تین آدمی ایسے ہیں جن سے روزِ قیامت اللہ تعالیٰ نہ کلام کریں گے نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھیں گے اور نہ ہی ان کو گناہوں سے پاک کریں گے: ایک وہ آدمی جو زمین پر کھڑے زائد پانی کو مسافر سے روک لے، اور دوسرا وہ آدمی جو عصر کے بعد فروخت کرتا ہے اور اس پر اللہ کی قسم اٹھاتا ہے کہ اس نے خود اتنی اتنی قیمت میں خریدا ہے چنانچہ خریدار اس کو سچا مان کر سودا خرید لیتا ہے حالانکہ وہ جھوٹا ہوتا ہے اور تیسرا آدمی:

«وَ رَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفَى وَ إِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ». ❶

''اور وہ آدمی جو دنیوی مقاصد کے لیے امام کی بیعت کرتا ہے۔ جو اس کا مطمع نظر ہوتا ہے اگر وہ اسے مل جاتا ہے تو وہ وفاداری کرتا ہے اور اگر نہ ملے تو غداری کرتا ہے (یعنی بیعت توڑ دیتا ہے)''۔

اللہ تعالیٰ نے یہ مذموم صفت منافقین کی شمار کی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَ اِنْ لَّمْ

❶ ابوداود، البیوع، باب فی منع الماء (٣٤٧٤) والترمذی (١٥٩٥) و احمد (٢/٤٨٠) و ابن حبان (٤٩٠٨)۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُعْطَوْا مِنْهَآ إِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ﴾ (سورة التوبة: ٩/٥٨)

''اور بعض لوگ ان میں ایسے ہیں کہ صدقات کی تقسیم میں تجھ پر طعن کرتے ہیں اگر ان کو کچھ مل جاتا ہے تو خوش ہو جاتے ہیں اور اگر نہیں ملتا تو فوراً ناراض ہو جاتے ہیں''۔

ایسے بدخصلت منافق آدمی کی شقاوت اور بدبختی کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا:

«تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ وَ عَبْدُ الْخَمِيْصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَ إِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَ إِذَا شِيْكَ فَلَا انْتُقِشَ». ❶

''تباہ و برباد ہو روپے پیسے کا بندہ، ہلاکت و بربادی ہو مال و دولت کے غلام کے لیے جو محض من پسند کپڑوں کا خواہاں ہے، اگر اسے کچھ دے دیا جائے تو خوش شاداں و فرحاں ہوتا ہے اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض اور ناخوش، یہ شخص بدبخت اور بدنصیب ہو اور ٹھوکر کھائے اور اگر اس بدنصیب کو کانٹا چبھ جائے تو نہ نکالا جائے''۔

ایک دوسری روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيْفَةِ وَالْخَمِيْصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَ إِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ». ❷

''ہلاک ہو گیا دینار، درہم اور چادر کا (غلام) بندہ، من پسند کپڑوں کا خواہاں، اگر اسے دیا جائے تو راضی ہو جاتا ہے اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتا ہے''۔

معلوم ہوا، جو انسان صرف دنیاوی مال و متاع، عہدے اور عورت کے حصول کے لیے اپنے عہدے وعدے کرتا ہے ایسا بندہ منافق بھی ہے اور رحمت الٰہی سے دور بھی۔

---

❶ صحيح بخاری. الجهاد والسير. باب الحراسة في الغزو في سبيل الله (٢٨٨٧).

❷ صحيح بخاری. الرقاق. باب ما يتقى من فتنة المال (٦٤٣٥). و ابن ماجه (٤١٣٥). والبيهقي (٩/١٥٩).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین کی نافرمانی کرنے والا

روز قیامت جن لوگوں کو رحمت الٰہی سے محروم کر دیا جائے گا ان میں ایک وہ شخص بھی ہے جو والدین کا نافرمان ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

''تین آدمیوں کی طرف روز قیامت اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائیں گے''۔

① اَلْعَاقُ لِوَالِدَيْهِ: والدین کا نافرمان

② وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ: مردوں کی مشابہت کرنے والی عورت

③ وَالدَّيُّوثُ: اپنے گھر میں بے حیائی، بدکاری کو برقرار رکھنے والا''۔ [1]

اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک، ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا اوّلین فریضہ ہے، کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کے سبب دنیا میں جب اس کا کوئی سہارہ نہ تھا اسے سہارہ ملا اور ہر طرح کی پریشانی کو انھوں نے برداشت کیا اور اسے دکھ اور تکلیف سے دور رکھا۔ اب جب یہ انسان بڑا ہو گیا ہے تو اس پر لازم ہے وہ ان کی اطاعت کرے، حسن سلوک سے پیش آئے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے والدین کی نافرمانی کو حرام قرار دیا ہے اور حرام کا مرتکب کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَ مَنْعًا وَّهَاتِ وَ وَأْدَ الْبَنَاتِ». [2]

---

[1] سنن نسائی، الزکاۃ، باب المنان بما اعطی (۲۵٦۲)، صحیح الجامع الصغیر (۳۰۷۱)، السلسلۃ الصحیحۃ (٦۷٤)۔

[2] بخاری، الأدب، باب عقوق الوالدین من الکبائر (۵۹۷۵) ومسلم (۵۹۳) و دارمی (۲۷۵۱) و احمد (۱۸۱۷۱)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، (چیز ہوتے ہوئے بھی) نہ دینا اور (حق نہ رکھتے ہوئے بھی) مانگنا اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا حرام کیا ہے''۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیا میں تمہیں سب سے بڑے کبیرہ گناہ کے متعلق نہ بتاؤں تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا ضرور بتائیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ». ❶

''اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا''۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تین آدمی ایسے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نہ فرضی نماز قبول کرتا ہے نہ نفلی، وہ تین یہ ہیں: والدین کا نافرمان، احسان جتلانے والا، اور تقدیر کو جھٹلانے والا''۔ ❷

نیز یہ بات ذہن نشین رہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر سب سے زیادہ کوئی بات قابل تسلیم ہے تو وہ والدین کی ہے، لیکن اس وقت تک جب تک وہ کفر و شرک، احکاماتِ الٰہی کے خلاف حکم نہ دیں۔ جب وہ اللہ و رسول کی معصیت میں کوئی حکم دیں تو ان کی اطاعت نہ ہوگی جیسا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو ان کی والدہ نے کھانا پینا چھوڑ دیا اور فاقے شروع کر دیئے اور سعد رضی اللہ عنہ سے کہا جب تک تو اپنا دین نہیں چھوڑتا، میں اسی حالت میں رہوں گی۔ لیکن حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جو اپنی والدہ کو جواب دیا وہ یقیناً قابل تحسین ہے۔ انھوں نے کہا:

«يَا أُمَّاهُ لَوْ كَانَتْ لَكِ مِائَةُ نَفْسٍ فَخَرَجَتْ نَفْسًا نَفْسًا مَا تَرَكْتُ دِيْنِيْ هٰذَا فَإِنْ شِئْتِ فَكُلِيْ وَ إِنْ شِئْتِ فَلَا تَأْكُلِيْ». ❸

''اے میری ماں! اگر تمہاری سو جانیں ہوتیں (اسد الغابہ وغیرہ میں ہزار

---

❶ بخاری. الادب. باب عقوق الوالدين من الكبائر (۵۹۷۶) و مسلم (۸۷).

❷ صحيح الترغيب والترهيب. البر والصلة. باب الترهيب من عقوق الوالدين (۲۵۱۳).

❸ تفسير قرطبی (۲۹۱/۱۳).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانوں کے الفاظ ہیں) اور وہ سب بھی میرے سامنے ایک ایک کر کے نکل جاتیں تو پھر بھی میں اپنا یہ دین اسلام نہ چھوڑتا۔ اگر تم چاہو تو کھاؤ اور اگر چاہو تو نہ کھاؤ''۔

اسی پر پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل کر دی:

﴿ وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَ اِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ﴾ (سورة العنكبوت: ٨/٢٩)

''اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کی ہے۔ ہاں! اگر وہ یہ کوشش کریں کہ تو میرے ساتھ اس کو شریک رکھنا ہے جس کا تجھے علم نہیں تو پھر ان کی اطاعت نہ کرو''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«طَاعَةُ اللّٰهِ فِيْ طَاعَةِ الْوَالِدِ وَ مَعْصِيَةُ اللّٰهِ فِيْ مَعْصِيَةِ الْوَالِدِ» ❶

''اللہ کی اطاعت والد کی اطاعت میں ہے اور اللہ کی نافرمانی والد کی نافرمانی میں ہے''۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴾ [الاسراء: ١٧/٢٣، ٢٤]

''اور تیرا پروردگار صاف فیصلہ دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اُف تک نہ کہنا نہ انہیں ذانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام کے ساتھ بات چیت کرنا اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رکھنا

---

❶ صحيح الترغيب، البر والصلة، باب الترغيب في بر الوالدين وصلتهما ٢٥٠٢

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے''۔

﴿ وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْلِیْ وَ لِوَالِدَیْكَ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ۝ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤی اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا وَّاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۝ ﴾ [لقمان: ۳۱/ ۱۴، ۱۵]

''ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھٹائی دو برس میں ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کر۔ میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے اور وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شریک کرے جس کا تجھے علم نہ ہو تو تو ان کا کہنا نہ ماننا ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح بسر کرنا اور اس کی راہ پر چلنا جو میری طرف جھکا ہوا ہو تم سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے تم جو کچھ کرتے ہو اس پر میں تمہیں خبردار کروں گا''۔

سیدنا عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلصَّلَاةُ عَلٰی وَقْتِهَا». قُلْتُ: ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ: «بِرُّ الْوَالِدَیْنِ». قُلْتُ: ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ: «اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ». ❶

''اپنے وقت پر نماز پڑھنا''۔ میں نے کہا: پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''والدین کے ساتھ نیکی کرنا''۔ میں نے کہا: پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے راستے میں جہاد کرنا''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جریج نامی ایک آدمی عابد تھا، اس نے ایک عبادت خانہ بنایا ہوا تھا اور وہ اسی میں رہتا تھا۔ وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی ماں آئی اور اسے بلایا کہ ''اے جریج!''

❶ صحیح بخاری، مواقیت الصلوة، باب فضل الصلاة لوقتها: ۵۲۷، ۵۹۷۰.
صحیح مسلم: ۸۵، والترمذی: ۱۷۳، الدارمی: ۱۲۲۵، والدارقطنی: ۱/ ۲٤٦.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو وہ (دل میں) کہنے لگا کہ اے اللہ! میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں (میں نماز پڑھتا رہوں یا اپنی ماں کو جواب دوں)؟ آخر وہ نماز ہی میں رہا تو اس کی ماں واپس چلی گئی۔ پھر جب دوسرا دِن ہوا تو وہ پھر آئی اور پکارا کہ "اے جریج!" وہ بولا کہ اے اللہ! میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز ہی میں رہا پس وہ واپس چلی گئی پھر اس کی ماں تیسرے دِن آئی اور بلایا، لیکن جریج نماز میں ہی رہا تو اس کی ماں نے کہا کہ اے اللہ! اس کو اس وقت تک نہ مارنا جب تک یہ کسی فاحشہ عورت کا منہ نہ دیکھ لے۔

پھر بنی اسرائیل نے جریج کا اور اس کی عبادت کا چرچا شروع کیا اور بنی اسرائیل میں ایک بدکار عورت تھی جس کی خوبصورتی کی مثال دی جاتی تھی۔ وہ بولی اگر تم کہو تو میں جریج کو ابتلاء یا فتنہ میں ڈالوں پھر وہ عورت جریج کے سامنے گئی لیکن جریج نے اس کی طرف خیال بھی نہ کیا۔

آخر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی جو اس کے معبد میں آ کر پناہ لیا کرتا تھا اور اس کو اپنے آپ سے ہمبستری کرنے کی اجازت دی تو اس نے صحبت کی، وہ حاملہ ہوگئی جب بچہ جنا تو بولی کہ بچہ جریج کا ہے۔ لوگ یہ سن کر اس کے پاس آئے اس کو نیچے اتارا اور اس کے عبادت خانے کو گرا دیا اور اس کو مارنے لگے وہ بولا کہ تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ تو نے اس بدکار عورت سے زنا کیا ہے اور اس نے تجھ سے ایک بچے کو جنم دیا ہے۔

جریج نے کہا کہ وہ بچہ کہاں ہے؟ لوگ اس کو لائے تو جریج نے کہا کہ ذرا مجھے چھوڑ دو میں نماز پڑھ لوں۔ پھر نماز پڑھی اور اس بچے کے پاس آ کر اس کے پیٹ کو ایک ٹھونسا دیا اور بولا کہ اے بچے! تیرا باپ کون ہے؟ وہ بولا کہ فلاں چرواہا ہے۔ یہ سن کر لوگ جریج کی طرف دوڑے اور اس کو چومنے چاٹنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم تیرا عبادت خانہ سونے اور چاندی سے بنائے دیتے ہیں۔ وہ بولا نہیں جیسا تھا ویسا ہی مٹی سے پھر بنا دو۔ چنانچہ لوگوں نے ویسا ہی بنا دیا"۔ ❶

معلوم ہوا کہ والدین کی اطاعت فرض اور نافرمانی حرام ہے، اسی لیے جب

❶ صحیح بخاری، المظالم، باب اذا هدم حائطا فلیبن مثله (۲٤۸۲) ومسلم (۲۵۵۰)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جریج نے فرض پر نفل نماز کو ترجیح دی تو اللہ تعالیٰ نے اسے سزا دی۔

زائد پانی روکنے والا

بارش یا چشمے وغیرہ کا قدرتی پانی جو ضرورت سے زائد ہو اسے روک لینا اور کسی کو استعمال نہ کرنے دینا کبیرہ گناہ اور رحمت الٰہی سے محروم کرنے والا عمل ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ...... وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءِهٖ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: اَلْيَوْمَ اَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ مَالَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ». ❶

''تین قسم کے لوگوں سے قیامت کے دِن اللہ تعالیٰ کلام تک نہ کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا...... ایک آدمی وہ ہے جو ضرورت سے زائد پانی روک لیتا ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، آج میں بھی اپنا فضل تجھ سے روک رہا ہوں جس طرح تو نے وہ زائد پانی روک لیا تھا جس میں تیری کوئی محنت و مشقت نہ تھی۔''

اس زائد پانی سے مراد قدرتی چشمے یا بارش کا پانی وغیرہ روکنا ہے۔ البتہ اگر کسی نے خود کنواں کھودا یا مشک بھر کر لایا یا اس نے ٹویل وغیرہ لگایا تو وہ پانی اس کی ملکیت ہے وہ روک سکتا ہے۔ بعض روایات میں مسافر کو زائد پانی سے روکنے کے الفاظ بھی ہیں، مثلاً صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ: رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنَ ابْنِ السَّبِيْلِ ......». ❷

---

❶ صحيح بخاری. المساقاة. باب من رأى أن صاحب الحوض أو القربة أحق بمائه، ٢٣٦٩، ومسلم، ٢٩٩.

❷ ابوداؤد. البيوع. باب في منع الماء، (٣٤٧٤) والترمذی (١٥٩٥) و احمد (٤٨٠/٢) وابن حبان (٤٩٠٨)، ومسلم (١٥٧).

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت والے دِن نہ کلام کریں گے نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھیں گے اور نہ ہی ان کو گناہوں سے پاک کریں گے، ان میں ایک وہ آدمی ہے جو زمین پر کھڑے زائد پانی کو مسافروں سے روک لے......‘‘۔

اور مسند احمد کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« مَنْ مَّنَعَ فَضْلَ مَاءٍ اَوْ كَلَا مَنَعَهُ اللّٰهُ فَضْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ »❶.

’’جو شخص اضافی (زائد از ضرورت) پانی یا گھاس سے (لوگوں کو) روک دیتا ہے قیامت کے دِن اللہ تعالیٰ اس سے اپنا فضل روک لیں گے‘‘۔

اس سلسلہ میں چند ضعیف روایات

❶

حضرت عبداللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰى رَجُلٍ نَظَرَ إِلٰى فَرْجِ امْرَأَةٍ وَابْنَتِهَا »❷.

’’اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نہیں دیکھیں گے جو اپنی بیوی یا اس کی بیٹی کی شرمگاہ کی طرف دیکھتا ہے‘‘۔

البتہ مصنف میں یہ ان الفاظ میں مروی ہے۔

❷

حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« مَنْ نَظَرَ إِلٰى فَرْجِ امْرَأَةٍ لَمْ تَحِلَّ لَهٗ أُمُّهَا وَلَا ابْنَتُهَا »❸.

---

❶ مسند احمد: ۱۷۹/۲ (۶۶۷۳)، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

❷ السنن الکبری (۲۷۵/۷)، اس روایت کی سند ضعیف ہے اس میں لیث اور حماد دو ضعیف راوی ہیں۔
مصنف ابن ابی شیبۃ: ۱۶۲۲۸/۳)۔

❸ مصنف ابن ابی شیبۃ۔ النکاح۔ باب الرجل یقع علی ام امراتہ و ابنۃ امراتہ ما حال امراتہ: ۴۶۹/۳، ۱۶۲۲۹) والسنن الکبری۔ النکاح۔ باب ما جاء فی تحریم حرائر اهل الشرك (۲۷۶/۷)۔
یہ حدیث بھی مجہول اور منقطع ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جس شخص نے اپنی بیوی کی شرمگاہ کی طرف دیکھ لیا تو اس کے لیے اس کی ماں اور بیٹی حرام ہو گئی“۔

۳

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اِثْنَانِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَاطِعُ الرَّحِمِ وَ جَارُ السُّوْءِ». ❶

”روز قیامت اللہ تعالیٰ دو شخصوں کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیں گے: (۱) رشتہ داری توڑنے والا (۲) اور برا ہمسایہ“۔

۴

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ قُصَّاصٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ». ❷

”عنقریب میرے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو (جھوٹے) قصے بیان کریں گے، اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیں گے“۔

۵

حضرت محمد بن عیاض الزھری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«عَظُّوْا حُرْمَةَ عَوْرَتِهٖ فَإِنَّ حُرْمَةَ عَوْرَةِ الصَّغِيْرِ كَحُرْمَةِ عَوْرَةِ الْكَبِيْرِ وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰى كَاشِفِ عَوْرَةٍ». ❸

”اپنے ستر کی حرمت کو ڈھانپو، یقیناً چھوٹے کے ستر کی حرمت بڑے کے ستر کی حرمت کی طرح ہے اور اللہ تعالیٰ ننگے ستر کی طرف نہیں دیکھتا“۔

---

❶ السلسلة الاحاديث الضعيفة (١٩٩٧) (٤/٤٦٠)، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس کو موضوع قرار دیا ہے۔
ضعيف الجامع الصغير، ١٣٨.

❷ ضعيف الجامع الصغير، ٣٣٠٧.

❸ ضعيف الجامع الصغير، ٣٩١٦، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِنْ رَجُلٍ وَلَهُ قَرَابَةٌ مُحْتَاجُونَ إِلٰى صِلَتِهِ وَيَصْرِفُهَا إِلٰى غَيْرِهِمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». ❶

''اے اُمت محمد! قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کے صدقے کو قبول نہیں فرماتا کہ جس کے قریبی رشتہ دار اس کے صلے کے محتاج ہوں اور وہ غیروں پر صدقہ کرتا پھرے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! روز قیامت اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نہیں دیکھے گا''۔

٧

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ فِيهَا إِلٰى مُشْرِكٍ». ❷

''اللہ تعالیٰ روزِ قیامت مشرک کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیں گے''۔

٨

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ لِلّٰهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مِئَةٍ وَّ سِتِّيْنَ نَظْرَةً لَا يَنْظُرُ فِيهَا إِلٰى صَاحِبِ الشَّاةِ يَعْنِي الشَّطْرَنْج». ❸

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر روز تین سو ساٹھ مرتبہ (اپنے بندوں کی طرف) دیکھتا ہے، اور ایسے آدمی کی طرف نہیں دیکھتا جو شطرنج کھیلتا ہے''۔

---

❶ ضعیف الترغیب والترھیب. الصدقات. باب الترھیب من أن یسأل الانسان مولاہ او قریبہ من فضل، ٥٣٤. الضعیفة ٣٣٣٠.

❷ ضعیف الترغیب والترھیب. الصوم. باب الترغیب فی صوم شعبان و ماجاء فی صیام النبی ٦٢٠، ضعیف جدا. اگرچہ روایت ضعیف ہے تاہم مفہوم درست ہے۔

❸ الضعیفة ٩/٤٠٤٨. شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے موضوع قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿۹﴾

حضرت عامر سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یَنْظُرُ اِلٰی مَنْ یَّخْضِبُ بِالسَّوَادِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ»۔ ❶

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ روز قیامت ایسے شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیں گے جو سیاہ خضاب لگاتا ہے''۔

﴿۱۰﴾

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَرْبَعَۃٌ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَاقٌّ وَ مَنَّانٌ وَ مُدْمِنُ خَمْرٍ وَ مُکَذِّبٌ بِالْقَدْرِ»۔ ❷

''چار آدمیوں کی طرف روز قیامت اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائیں گے: (۱) والدین کا نافرمان (۲) احسان جتلانے والا (۳) ہمیشہ شراب پینے والا (۴) تقدیر کو جھٹلانے والا''۔

﴿۱۱﴾

حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اَلزَّانِیْ بِحَلِیْلَۃِ جَارِہٖ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا یُزَکِّیْہِ وَ یَقُوْلُ لَہٗ اُدْخُلِ النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِیْنَ»۔ ❸

''اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرنے والے کی طرف روز قیامت اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائیں گے اور نہ ہی اسے گناہوں سے پاک کریں گے بلکہ اسے کہا جائے گا جہنمیوں کے ساتھ جہنم میں داخل ہو جاؤ''۔

---

❶ صحیح و ضعیف جامع الصغیر (۱٦٨٠)، الضعیفة (٣١١٥/٧)۔

❷ صحیح و ضعیف جامع الصغیر (٧٦٨)، الضعیفة (١٧٤٠/٦)۔

❸ جمع الجوامع (١٣٠٢٢/١) و ابن الجوزی فی الموضوعات و جامع الاحادیث القدسیة (٦٢/١)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آپ کے علمی ذوق کی آبیاری کے لیے

معیاری اور خوبصورت اسلامی کتب

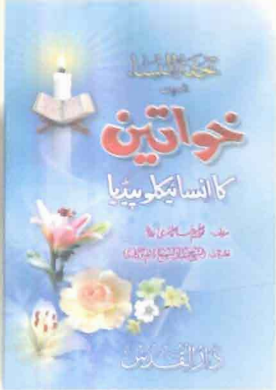

تحفۃ النساء

المعروف

خواتین

کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف: محمد عظیم حاصلپوری حفظہ اللہ

نظر ثانی: الشیخ عبدالسمیع دامت برکاتہم

پریشانیاں

مصیبت آئے تو کیا کروں

کیوں آتی ہیں؟

مؤلف: محمد عظیم حاصل پوری حفظہ اللہ

نظر ثانی: محمد ارشاد علی حفظہ اللہ مدرس جامعۃ الدعوۃ الاسلامیۃ مریدکے

عورتوں کی سو (۱۰۰)

دینی خلاف ورزیاں

مؤلف: محمد عظیم حاصل پوری حفظہ اللہ

تقریظ: الشیخ حافظ محمد عباس انجم گوندلوی حفظہ اللہ

ڈسٹری بیوٹرز

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-7321865

مکتبہ نعمانیہ
اردو بازار گوجرانوالہ
055-4235072